نمبر ۱۰۵ | مورخہ ۵ مارچ ۱۹۳۳ء یوم یکشنبہ | مطابق ۷ ذیقعد ۱۳۵۱ھ | جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ۳ مارچ ۱/۲ ۱۱ بجے راجپورہ سے واپس تشریف لے آئے۔ حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے جماعت کو تبلیغ کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے مخالفین احمدیت کے تشدد کا ذکر کیا۔ اور صبر و استقلال کے ساتھ تبلیغ احمدیت پر زور دینے کا ارشاد فرمایا۔

نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ جناب چوہدری محمد حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ والد چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج جھجر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیمی اور مخلص صحابہ میں سے تھے ایک طویل علالت کے بعد یکم مارچ منٹگمری میں فوت ہو گئے۔ نعش بذریعہ لاری قادیان لائی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک بڑے مجمع کے ساتھ جنازہ پڑھایا۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ ہمیں اس صدمہ میں جناب چوہدری صاحب مرحوم کے تمام خاندان سے دلی ہمدردی ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا سے ایسا عشق کرو کہ اس کے معشوق بن جاؤ

(فرمودہ ۵ مارچ ۱۹۰۳ء)

"مدارِ نجات صرف یہی امر ہے۔ کہ سچا تقویٰ اور خدا کی خوشنودی اور خالق کی عبادت کا حق ادا کیا جائے۔ الہامات و مکاشفات کی خواہش کرنا ضروری ہے۔ مرنے کے وقت جو چیز انسان کو لذت دہ ہو گی۔ وہ صرف خدا تعالیٰ کی محبت اور اس سے صفائی معاملہ۔ اور آگے بھیجے ہوئے اعمال ہوں گے۔ جو ایمانِ صادق اور ذاتی محبت سے صادر ہوئے ہونگے من کان للہ کان اللہ لہ۔ اصل میں جو عاشق ہوتا ہے آخر کار ترقی کرتے کرتے وہ معشوق بن جاتا ہے۔ کیونکہ جب کوئی کسی سے محبت کرتا ہے۔ تو اس کی توجہ بھی اس کی طرف پھرتی ہے۔ اور آخر کار ہوتے ہوتے کشش سے وہ اس سے محبت کرنے لگتا ہے۔ اور عاشق معشوق کا معشوق بن جاتا ہے۔ جب جسمانی اور مجازی عشق و محبت کا یہ حال ہے کہ ایک معشوق اپنے عاشق کا عاشق بن جاتا ہے۔ تو کیا روحانی رنگ میں جو اس سے زیادہ کامل ہے ایسا ممکن نہیں۔ کہ جو خدا سے محبت کرنے والا ہو۔ آخر کار خدا اس سے محبت کرنے لگے۔ اور وہ خدا کا محبوب بن جائے۔ مجازی معشوقوں میں تو ممکن ہے۔ کہ معشوق کو اپنے عاشق کی محبت کا پتہ نہ لگے۔ مگر وہ خدا تعالیٰ علیم بذات الصدور ہے۔ اس سے انسان مظہر کراماتِ الٰہی اور مورد عنایاتِ یزدی ہو جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی چادر میں مخفی ہو جاتا ہے ان مکاشفات اور رویا اور الہامات کی طرف سے توجہ پھیر لو۔ اور ان امور کی طرف تم خود بخود جرأت کر کے درخواست نہ کرو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ جلد بازی کرنیوالے ٹھیرو"۔ (الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء)

اسلامی ممالک کی خبریں

اور

اہم کوائف

عراق میں عربی زبان کی ترویج

حکومتِ ایران نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس کی رُو سے بہت سے ایسے افسروں کو سبکدوش کر دیا جائے گا۔ جو انگریزی نظام حکومت کے ماتحت ریلوے محکمہ محصولات اور محکمہ بحری میں کام کر رہے تھے۔ ایک اور شاہی فرمان کے رُو سے تمام محکموں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ تمام دفاتر میں صرف عربی زبان استعمال کی جائے۔ اور انگریزی زبان ترک کر دی جائے۔

ایران اور عراق میں جدید تجارتی راستہ

معلوم ہوا ہے۔ کہ ایران سے اسکندریہ یا بیروت تک تجارتی راستہ جاری کرنے کے لئے ایران اور عراق کی حکومتوں کے مابین گفت و شنید ہو رہی ہے۔ یہ راستہ عراق میں سے ہو کر گزرے گا۔ اور اسے تاریخ عالم میں عدیم النظیر اہمیت حاصل ہوگی ؛

لنڈن میں سفیر ایران

حکومت ایران نے اپنے پہلے سفیر کو لنڈن سے بلا لیا تھا۔ اب فتح اللہ خان اسفندیاری رئیس ادارہ تحریرات وزارت خارجہ کو اس منصب پر مقرر کیا ہے ؛

صحرائے ترکمہ میں نوآبادی کی سکیم

حکومت ایران نے صحرائے ترکمہ کو آباد کرنے کے لئے ایک اہم قدم اٹھایا ہے۔ سب سے اہم مسئلہ کسی دوسری جگہ سے پانی لانے کا تھا۔ کہا جاتا ہے۔ وزارت داخلہ نے اس مشکل کو حل کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ گرگان رود سے پانی لانے کے لئے نقشے تیار ہو چکے ہیں۔ اور حکومت کی طرف سے تجویز شدہ روپیہ کی منظوری دی جا چکی ہے ؛

سفیر ترکیہ متعینہ ایران کی آمد

ترکی سفیر متعینہ طہران جن کی آمد کا چند روز سے انتظار کیا جا رہا تھا۔ طہران پہونچ گئے ہیں۔ رضا شاہ پہلوی نے مقررہ پروگرام کے مطابق ان کو قصر شاہی میں باریابی کا موقعہ عطا فرمایا۔ سفیر ترکیہ نے غازی مصطفےٰ کمال پاشا کی طرف سے رسمی یادداشت پیش کی ہے ؛

حجاز و یمن کے تعلقات

شیخ وہبہ سفیر حجاز متعینہ لنڈن نے انگلستان جاتے ہُوئے قاہرہ پہونچ کر مملکت عربیہ کی سیاسی حالت پر مندرجہ ذیل بیان دیا:۔ حجاز و یمن دونوں مملکتیں برادرانہ اخلاص اور وفاپروری کے رشتوں میں منسلک ہیں گزشتہ سال جبل عرو کے سلسلہ میں جانبین میں کچھ اختلاف پیدا ہو گیا تھا۔ امام یمن نے انفصالی فیصلہ کے لئے سلطان ابن سعود کو حکم بنایا۔ جنہوں نے امام کے حق میں فیصلہ دیا۔ اور کہا۔ کہ اگرچہ یہ علاقہ میرے ہاتھ سے جا رہا ہے۔ لیکن ایک شریف اور غیور عربی کے پاس جا رہا ہے۔ اس فیصلہ نے امام پر بہت اثر کیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج یہ دونوں عربی مملکتیں انتہا درجہ کی دوست ہیں ؛

مصریوں اور حجازیوں میں دوستی

مصری ملت اور حجازی قوم دونوں کے مابین محبت و خلوص کے رشتے قائم ہیں۔ حال ہی میں حکومت مصر نے حرم نبوی کی تعمیر اور اصلاح کے لئے اجازت طلب کی تھی۔ جس پر حکومت حجاز نے اس کی اجازت دے دی ؛

جینوا میں دفتر عراق

بغداد کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت عراق نے مجلس اقوام کے دفتر جینوا کے پہلو میں اپنا دفتر قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس کا پروگرام یہ ہوگا۔ کہ وہ تمام دنیا میں عراق کی حمایت میں پروپاگنڈا کرے گا۔ اور عراق کی ترقی کے لئے اپنے تجربوں کے ماتحت مشورے دے گا۔ نیز سرکاری معلومات شائع کریگا ؛

ترکی میں صنعت پارچہ بافی

استنبول کی مجلس تجارت نے ملکی پارچہ بافی کے متعلق لکھا ہے۔ کہ ترکی میں ایک سال کے اندر ۳۵۰۰۰۰۰ کیلو سوت کاتا گیا۔ ملکی پارچہ بافی اب اتنی ترقی کر گئی ہے۔ کہ وہ ملک کی نصف ضروریات کو پورا کر سکتی ہے ؛

عراق و برطانیہ میں جدید معاہدہ

معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت ہائے عراق و برطانیہ کے خارجی محکموں نے باہم ایک معاہدہ کا رسمی طور پر تبادلہ کیا ہے جس کے رُو سے مجرمین کی گرفتاری میں جو ارتکاب جرائم کے بعد دوسری سلطنت کے حدود میں پناہ گزیں ہو جاتے ہیں۔ مدد مل سکے گی ؛

عقبہ میں برطانوی مرکز پرواز

حکومتِ برطانیہ عقبہ میں برطانوی ہوائی جہازوں کے لئے ایک زبردست مرکز پرواز تیار کر رہی ہے۔ انگریزی انجنیر متعینہ مصر اس غرض کے لئے وہاں پہونچ چکا ہے۔ جو درستہ او جگہ کی تعیین کے بعد بہت جلد کام شروع کر دیگا

پانچ مارچ یوم التبلیغ

کو

"الفضل" کے متعلق آپ کا اہم فرض

۵ر مارچ یوم التبلیغ توسیع کے لئے زمین تلاش کرنے کے لئے ہے۔ اصل کام تو اس کے بعد شروع ہوگا۔ پس اس کے لئے بہترین ہتھیار "الفضل" ہے۔ جس کی توسیع اشاعت میں آپ کو حصہ لینا چاہیئے۔ امید ہے۔ کہ تمام احمدی در رجال و نساء "الفضل" کے خریدار بڑھانے کے لئے پوری پوری کوشش کریں گے۔ اور اپنی مساعی جمیلہ سے آگاہ فرمائینگے۔ نیجر۔

ایک پادری کی دل آزار حرکت کے خلاف صدائے احتجاج

مدراس گورنمنٹ سے مطالبہ

عبد القادر صاحب ساتن کلم ضلع تنادلی ۲ر مارچ کو بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مقامی انجمن احمدیہ کا ایک اجلاس عام یکم مارچ کو مسٹر اے۔ اے۔ ایم عبد الرحیم صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں حسب ذیل ریزولیوشن پاس کر کے مدراس گورنمنٹ اور کلکٹر تنادلی کو ارسال کیا گیا۔

ریورنڈ پیرین آیاگم نے اپنے رسالہ گناداتھوبتن کے جنوری نمبر میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والاصفات کے متعلق جو حد درجہ دل آزار اور بے بنیاد مضمون شائع کیا ہے۔ اور جس میں حضور کو نعوذ باللہ لٹیرا۔ اور حضور کی تعلیم کو وحشیانہ اور مجنون کی بڑ سے تعبیر کیا ہے۔ اور آپ کو نعوذ باللہ مرگی کا بیمار قرار دیا ہے۔ یہ ایسوسی ایشن اس کمینہ فعل کو انتہائی نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور حکومت سے استدعا کرتی ہے۔ کہ اس کے خلاف فوری ایکشن لے۔ اور قرار واقعی سزا دے ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۰۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۵ مارچ ۱۹۳۳ء | جلد ۲۰

تھیوسافیکل سوسائٹی کا خود ساختہ "مسیح موعود"

ماسٹر کرشن مورتی کی حقیقت

رُوحانی مُصلح کی ضرورت

روحانیت سے محروم اور تہی دست ہو جانے کی وجہ سے ہر مذہب و ملت کے لوگوں میں کسی رُوحانی مصلح کی ضرورت کا خاص احساس پیدا ہو چکا ہے۔ چونکہ اس احساس کو ایک آنے والے مُصلح کے وعدہ نے جس کا ذکر ہر مذہب میں پایا جاتا ہے۔ اور جس کی متعلقہ علامات اور نشانات موجودہ زمانہ میں تمام و کمال پوری ہو چکی ہیں۔ بہت پختہ بنا دیا ہے۔ اس لئے اس موعود روحانی کی آمد کا بڑی بے تابی سے انتظار کیا جا رہا ہے۔ اور اس کی تلاش و جستجو میں سرگرمی دکھائی جا رہی ہے۔

بے سُود انتظار کا نتیجہ

لیکن وُہ ظاہر بین آنکھیں۔ اور وُہ حقیقت ناآشنا دل جو اصلیت تک پہونچنے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ جب اپنی نفسانی خواہشات اور تمناؤں کو پورا ہوتے نہیں دیکھتے۔ اور اپنے قیاسات اور اپنے اندازوں کے مطابق کوئی مُصلح نہیں پاتے۔ تو یا تو اس کی آمد کے کبھی نہ ختم ہونے والے بے سُود انتظار میں گھڑیاں گنتے ہیں۔ اور جن کے لئے انتظار کی طوالت ناقابل برداشت ہو جاتی ہے۔ وُہ مصلح کی آمد کا ہی انکار کر دیتے ہیں۔ یا پھر خود مصلح گر بن کر کسی کو اس منصب پر فائز کرنے کی کوشش شروع کر دیتے ہیں۔ ان موخر الذکر قسم کے لوگوں میں سے خاص طور پر قابل ذکر تھیوسافیکل سوسائٹی والے ہیں۔ جن کی لیڈر ایک مغربی نژاد عورت مسز اینی بیسنٹ ہیں۔ اور جنہیں ہندوؤں نے "شریمتی بسنتی دیوی" نام دے رکھا ہے۔

کرشن مورتی کی تعلیم و تربیت کی بنا

تھیوسافسٹوں کے اس دعوے کی بنا پر کہ "ان میں اس قسم کے لوگ ہیں۔ جو لوگوں کا ماضی اور مستقبل دیکھ سکتے ہیں۔ وُہ معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ فلاں رُوح نے کہاں جنم لیا ہے۔ فلاں آدمی پہلے کون تھا"[1] آج سے ۳۵ سال قبل اس سوسائٹی کی سب سے بڑی لیڈر مسز اینی بیسنٹ نے ایک نوزائدہ لڑکے کرشن مورتی کو جو علاقہ مدراس کے ایک گاؤں میں ایک برہمن کے گھر پیدا ہوا تھا۔ اور وُہ برہمن خود اس سوسائٹی میں شریک اور اس کا سرگرم کارکن تھا۔ یہ کہکر تعلیم و تربیت کے لئے لے لیا۔ کہ "اس کے معصوم خوبصورت جسم میں ایک وقت مسیح زمان کی رُوح حلول کرے گی"[2] اور سوسائٹی کے دوسرے لیڈر مسٹر لیڈ بیٹر کی حمایت حاصل کر کے کہا "ہم اس طرح دُنیا کو آنے والے مسیح کی خوشخبری دے رہے ہیں"[3]

ناگوار حالات

اگرچہ تربیت کے ابتدائی عرصہ میں جو پادری لیڈ بیٹر کی صحبت میں گزرا۔ ایسے ناگوار تعلقات رونما ہوئے۔ کہ اس بچہ کو پادری صاحب کی سرپرستی سے نکال کر مسز اینی بیسنٹ نے اس کی تربیت اپنے ذمہ لے لی۔ اور پھر ۱۹۱۱ء میں اس کے باپ اور مسز بیسنٹ کے تعلقات میں ایسی کشیدگی پیدا ہو گئی کہ عدالت تک نوبت پہونچ گئی۔ اور مدراس ہائی کورٹ نے اس بچہ کو واپس دلانے کا فیصلہ کر دیا۔ تاہم کرشن مورتی ان دنوں چونکہ انگلستان میں تھا۔ اس لئے اس فیصلہ کی تعمیل نہ ہو سکی۔

کرشن مورتی کے متعلق بے بنیاد دعاوی

اس دوران میں شریمتی بسنتی دیوی کی شردھا (عقیدت) اور ان کے ساتھ ساری تھیوسافیکل سوسائٹی کی شردھا کرشن مورتی کے متعلق دن بدن بڑھتی گئی۔ وُہ برابر کرشن مورتی کو آنے والا مسیح اور جگت گورو کہتے جاتے تھے۔[4] "شریمتی اینی بیسنٹ نے انہیں جگت گورو بنایا۔ اور انہیں ایک اور اوتار ثابت کرنے کی کوشش کی"[1] انگلستان میں مسز اینی بیسنٹ کے خاص انتظامات کے ماتحت تعلیم و تربیت پانے کے بعد کرشن مورتی ۱۹۲۲ء میں امریکہ گئے اور وہاں کیلیفورنیا کے شہر ہولی وڈ میں دو سال رہے۔ اس عرصہ میں کہا جاتا۔ کہ وُہ تخلیہ میں گیان دھیان میں مگن ہیں۔ اور اس طرح رُوحانی منازل طے کر رہے ہیں۔ جب ۱۹۲۴ء میں وہاں سے واپس انگلستان آئے۔ تو دلسنتی دیوی نے آپ کو مسیح زمان قرار دے دیا۔ اور تھیوسافیکل سوسائٹی والے آپ کو جگت گورو ماننے لگے"[2] ان کی خاطر تھیوسافیکل سوسائٹی سے الگ ایک اور سوسائٹی بنائی گئی جس کا نام آرڈر آف دی سٹار رکھا گیا۔ اور اس سوسائٹی کے تمام ممبروں نے انہیں اوتار ماننا شروع کر دیا"[3]

بسنتی دیوی کا ڈھونگ

ادھر تو یہ کچھ کیا جا رہا تھا۔ ادھر قدرت خداوندی نے ایسا جلوہ دکھایا۔ کہ ۱۹۳۰ء میں اور شریمتی بسنتی دیوی کے پیدا کردہ مسیح نے صاف طور پر دُنیا کے سامنے اعلان کر دیا۔ کہ وُہ سراسر ایک ڈھونگ تھا۔ جو بسنتی دیوی کے دماغ نے تراشا تھا۔ وُہ نہ مسیح ہے۔ نہ جگت گرو۔ اور نہ تھیوسافیکل سوسائٹی کا ممبر۔ کرشن مورتی اس سے بھی ایک قدم آگے بڑھا۔ اس نے اپنی خاص الخاص مدح سرا سوسائٹی کا بھی خاتمہ کر دیا۔ اس نے آرڈر آف دی سٹار کو توڑ ڈالا"[4] اس طرح "شریمتی بیسنٹ کے وُہ خواب پورے نہ ہو سکے۔ اور کرشن مورتی جی نے خود ہی ان خوابوں کو توڑ کر رکھ دیا۔ تھیوسافیکل سوسائٹی والوں کا خیال تھا۔ کہ نیا اوتار جونہی کام شروع کرے گا دُنیا تھیوسافیکل سوسائٹی کے جھنڈے تلے آ جائیگی۔ لیکن انہیں کیا معلوم تھا۔ کہ جسے وُہ اوتار بنا رہے ہیں۔ وہی اس سوسائٹی کے خلاف ثابت ہو گا"[5]

گویا وُہ مینار جو تھیوسافیکل سوسائٹی والوں نے مسز بیسنٹ کے ذریعہ بنایا تھا۔ اور جس کی بنیاد کلیتہً ریت پر نہیں۔ بلکہ بہتے پانی پر تھی۔ دھڑام سے سرنگوں ہو کر ریزہ ریزہ ہو گیا۔ اور نہ صرف ان لوگوں پر بلکہ ساری دُنیا پر واضح ہو گیا۔ کہ رُوحانی مُصلح نہ کوئی انسانی طاقت اور انسانی انتظام بنا سکتا ہے۔ اور نہ انسانوں کا بنایا ہوا مصلح ان کے کسی کام آ سکتا ہے۔ نہ صرف ان کے بلکہ یہ بھی ثابت کر کے دکھایا جائے گا۔ کہ وُہ اپنے آپ کو بھی چاہ ضلالت سے نہ بچا سکا۔

کرشن مورتی کی لاہور میں آمد

یہ صاحب جن کے بسر اوقات کا پروگرام یہ ہے۔ کہ "سال میں تین مہینہ ہندوستان میں تین مہینے امریکہ میں۔ تین مہینہ یورپ میں گزارتے ہیں۔ اور جن کی طرز زندگی یہ ہے۔ کہ آپ اعلیٰ پوشاک پہننے کے شائق ہیں۔ اعلےٰ ترین ہوٹلوں اور آرام دہ گاڑیوں میں سفر کرتے ہیں"[6] حال میں جب لاہور آئے۔ تو ہندوؤں نے خاص انتظامات

(۱ ملاپ ۱۹ - فروری) (۲ ۱۹۳۲ء پرتاپ ۲۶ - فروری)

(۱ ملاپ ۱۴ فروری) (۲ ۱۹۳۲ء پرتاپ ۲۶ فروری) (۳ ۱۹۳۲-۲-۸ ملاپ ۱۹ فروری)

کے ماتحت ان کے لیکچر کرائے۔ ان لیکچروں میں انہوں نے جو کچھ بیان کیا۔ اس کے متعلق تفصیل سے تو پھر لکھا جائے گا۔ اس وقت یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ ہندوؤں نے اسے کس نظر سے دیکھا ساری دُنیا تو الگ رہی۔ خود اپنے لئے اسے کیسا پایا۔

کرشن مورتی ہندوؤں کی نظر میں

"ملاپ" (۱۹۔ فروری) ان کے عجیب و غریب خیالات۔ اور ان کے عمل اور قول میں تضاد ثابت کرتا ہوا لکھتا ہے:۔

"ہندو پہلے ہی کافی منتشر ہیں۔ کرشن مورتی انہیں اکٹھا تو کر نہیں سکتے۔ ہاں ان کے اندر زیادہ انتشار ضرور پیدا کر سکتے ہیں لیکن آج ہندوؤں کو بکھیرنے والوں کی ضرورت نہیں۔ بلکہ سنگٹھن میں لانے والوں کی ضرورت ہے۔ خصوصاً پنجاب کے ہندوؤں کی ضرورت یہی ہے۔ افسوس کرشن مورتی اس ضرورت کو پورا نہیں کر سکتے۔"

"ملاپ" کے مہاشہ خوشحال چند صاحب اپنے ۲۴۔ فروری کے ایڈیٹوریل میں لکھتے ہیں:۔

"میں نے بڑے غور سے ان کے دو لیکچر لاہور میں سُنے ان کے پہلے لیکچروں کو بھی پورے دھیان سے پڑھا۔ اور انہیں پورے طور پر سمجھنے کی کوشش کی۔ بار بار جو صدا میرے اندر سے آئی وُہ یہ تھی۔ کہ ہندوستان کے چھبیس کروڑ ہندوؤں کو اس تعلیم کی کیا ضرورت ہے۔ وُہ تو پہلے ہی کافی اداریت ہیں۔ ان کا کوئی ایک مرکز نہیں۔ ہندوؤں کی مذہبی فلاسفی تو انہیں پہلے ہی دیکھتی گت جیون میں سنتشٹ رہنے پر تیار کرتی رہتی ہے۔ کوئی سنگٹھن بنانا کسی مرکز پر جمع ہونا تو وُہ پہلے ہی نہیں جانتے۔ پھر اس منتشر جاتی میں ایک ایسے ماسٹر کی کیا ضرورت تھی۔ جو انہیں اور بھی زیادہ منتشر کرنے کی ترغیب دے۔"

"ٹوٹی مالا کے منکوں کی طرح بکھری ہوئی ہندو جاتی ان کے اپدیش سے کیا فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ میرے دل کی اندرونی تہ ہاں میرے ضمیر کے اندر سے یہ آواز آتی ہے۔ کہ کچھ نہیں کچھ نہیں کرشن مورتی کی شخصیت۔ ان کی فلاسفی۔ ان کا ضمیر واد۔ ان کا دیکھتی گت مت ہندو جاتی کے کسی کام کا نہیں۔ اور سچ پوچھو۔ تو صرف ہندو جاتی کے لئے نہیں۔ بلکہ دُنیا کے کسی بھی انسان کے لئے ان کی تعلیم کوئی راہ نمائی نہیں کرتی۔ ان کی لفاظی۔ اور ان کی من موہنی صُورت۔ کانوں اور آنکھوں کے لئے کچھ دیر کے لئے مسوزنجین کا سامان بہم پہونچا سکتی ہے۔ لیکن انسانی دل اور آتما کو اوپر لے جانے میں کوئی مددگار ثابت نہیں ہوتی۔"

"انسان تو دوسروں کے تجربوں سے فائدہ اٹھا کر آگے بڑھتا ہے۔ اگر کرشن مورتی جی کی ہدایت پر عمل کرنے لگے۔ تو سوسائٹی کا۔ دُنیا کے نظام کا شیرازہ ایک لمحہ میں بکھر جائے۔"

"ان کی اس ہدایت کو میں دُنیا کے لئے نقصان دہ سمجھتا ہوں کم از کم یہ ہندو جاتی کے شیرازہ کو زیادہ بکھیرنے والی ہدایت ہے۔ یہ ہندوستان کو ایک مرکز سے پرے لے جانے والی ہدایت ہے۔ یہ دُنیا کو کسی بھی جگہ نہ پہنچانے والی۔ اور محض تجربوں ہی میں پھنسائے رکھ کر اور بھٹکا بھٹکا کر مار ڈالنے والی ہدایت ہے۔"

"پرتاپ" (۲۶۔ فروری) لکھتا ہے:۔

"کرشن مورتی کوئی بھگت نہیں ہیں۔ وُہ فلاسفر نہیں ہیں۔ وُہ نوع انسان کے سوشل حالات کا صحیح مشاہدہ کرنے کی قابلیت نہیں رکھتے۔ ان کے پاس کوئی پیغام نہیں ہے۔ ان کے پاس کوئی روشنی نہیں ہے۔"

یہ ایک ایسے شخص کے متعلق کہا گیا ہے۔ جسے خود انسانوں نے ہندوؤں کے لئے خصوصاً اور ساری دُنیا کے لئے عموماً روحانی مصلح اور روحانی راہ نما بنانا چاہا۔ اسی مقصد و مدعا کو مدنظر رکھکر اس کو تعلیم دی گئی۔ اسی فضا میں اس کی تربیت کی گئی۔ اسی غرض سے اسے "مسیح زمان"، "آنے والا مسیح"، "جگت گورو" "اوتار" قرار دیا گیا۔ لیکن خود اس نے ان سب خطابات کو سراسر ڈھونگ کہکر ان سے دست برداری حاصل کر لی۔

پیسہ اخبار کی بے ہودگی

ان حالات میں خدا تعالےٰ کے فرستادہ مسیح موعود کے مقابلہ میں اس شخص کو "زمیندار" اور "پیسہ اخبار" کا پیش کرنا کتنی بڑی بد دیانتی اور بے ہودگی ہے۔ "پیسہ اخبار" (۲۳۔ فروری) نے تو "کرشنا مورتی مسیح موعود ہے یا مرزائے قادیانی" کے عنوان سے یہاں تک لکھدیا ہے۔ کہ:۔

"مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے آپ کو مسیح موعود ظاہر کیا تھا۔ چنانچہ ان کے سلسلہ کی تمام کتابیں اور اخباروں میں وُہ اسی نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔ لیکن ان کے مقابلہ پر مسز اینی بیسنٹ نے اپنے منظورِ نظر مسٹر کرشنا مورتی کو مسیح موعود کا لقب دے رکھا ہے۔ آج کل یہ ہندو مسیح موعود لاہور میں وارد ہیں۔"

جب خود کرشن مورتی کو نہ صرف "مسیح موعود" ہونے کا دعوےٰ نہیں۔ بلکہ وُہ اس کو اینی بیسنٹ کا ڈھونگ قرار دیتے ہیں۔ اور پھر انہوں نے لاہور میں جو لیکچر دیئے ہیں۔ ان میں ہر ایک مذہب کو ترک کرکے آزاد ہو جانے۔ اور کسی کی کوئی بات نہ ماننے کی تلقین کی ہے۔ تو لاہور سے ہی شائع ہونے والے پیسہ اخبار کا ان کو "مسیح موعود" قرار دینا مدعی سُست گواہ چست کا مصداق بننا نہیں۔ تو اور کیا ہے۔

مندر پرویش بل اسمبلی میں کیوں پیش نہ ہو سکا۔

گاندھی پرست ہندوؤں کی طرف سے یہ کوشش کی جا رہی تھی۔ کہ مندروں میں اچھوتوں کے داخلہ کا بل جلد سے جلد اسمبلی میں پیش ہو جائے۔ اور افراتفری میں پاس کرا کر ایک طرف راسخ الاعتقاد ہندوؤں کے مذہبی جذبات کو کچل دیں۔ اور دوسری طرف اچھوتوں کو اس کھلونا کے ذریعہ بہلانے کی کوشش کریں۔ لیکن یہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ وائسرائے ہند ایسے مسودہ کے متعلق جس کے خلاف ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک شور برپا ہے۔ خاص رعایات کا مستحق قرار دے سکتا۔ اس لئے معمولی طریق ہی اس کے لئے جاری رکھا گیا۔ اور وہ تازہ سسشن میں قلت وقت کی وجہ سے پیش نہ ہو سکا۔ آئندہ چونکہ صرف ۲۴۔ مارچ کو غیر سرکاری کارروائی کے لئے موقعہ دیا گیا ہے۔ اس لئے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس سسشن میں ان بلوں میں سے کسی کا پیش ہو سکنا ناممکن ہے۔

بل کے حامی ممبروں کی طرف سے بل پیش نہ ہو سکنے کے متعلق کہا جا رہا ہے۔ کہ:۔

"ہمیں ان لوگوں نے بل پیش کرنے کے موقعہ سے محروم رکھا ہے۔ جو مزاحمت کی پالیسی پر کاربند تھے۔ یہ صاف طور پر ظاہر تھا۔ کہ راسخ الاعتقاد ہندو ممبروں کا طبقہ قطعی طور پر اقلیت میں تھا۔ افسوس ہے۔ کہ مسلمان ممبروں نے راسخ الاعتقاد ہندوؤں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بن کر مسٹر وجیہہ الدین کے بل پر بحث کو طوالت دے دی۔ اور وقت ختم ہو گیا۔" (ملاپ یکم مارچ)

اگر بل کے حامیوں کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ وُہ بل کو جلد سے جلد پیش کرانے کے لئے وائسرائے سے خاص مراعات حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ تو بل کے مخالفوں کو کیوں یہ حق حاصل نہیں۔ کہ اسے التوا میں ڈالنے کے لئے ہر ممکن اور جائز طریق اختیار کریں۔ اس سے بل کے حامیوں کو اسمبلی کے اندر کی فضا کا کسی قدر اندازہ ہو گیا ہو گا۔ اور جب رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے بل شائع کیا گیا۔ اس وقت مزید آگاہی حاصل ہو جائے گی۔ ان حالات میں تو بل کا پاس اور پھر نافذ ہونا محال نظر آتا ہے۔ ہاں اگر گاندھی جی اس بنا پر فاقہ کشی شروع کر دیں۔ کہ گورنمنٹ کیوں جلد سے جلد اس بل کو منظور نہیں کرتی تو ممکن ہے۔ اس کے پاس ہونے کی صورت نکل آئے۔

جسم گاندھی اور روح اسلام

نام نہاد جمعیۃ العلماء کا آرگن "الجمعیۃ" گاندھی جی کی تعریف و توصیف میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتا ہوا لکھتا ہے:۔

"گاندھی جی آج کیوں مقبول خاص و عام ہیں۔ صرف اس لئے۔ کہ وُہ قوانین اسلام کی شعاعوں سے مستنیر ہو رہے ہیں۔ اور کیوں کامیابی اس وقت قدموں پر نہ گرے جبکہ گاندھی جی جیسے شخص کی قربانی ہو اور اسلام جیسے مذہب کا قانون ہو جسم گاندھی اور روح اسلام کے لئے کامیابی یقینی ہے"

گویا اسلامی قانون اور روح اسلام کے ذریعہ اسی وقت کامیابی حاصل ہو سکتی ہے۔ جب اسے گاندھی جی کی قربانی اور جسم گاندھی میسر ہو۔ ورنہ اسلام بیکار محض

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

اسمہٗ احمد کے متعلق
غیر احمدیوں کے سوالات اور اُن کے جواب

سوال چہارم

قرآن مجید میں اسمہٗ احمد کی پیشگوئی کے بعد آتا ہے هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله اس آیت میں اسی رسول کا ذکر ہے۔ جسکا مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہٗ احمد میں ذکر ہے یعنی پہلی آیت میں رسول آیا ہے۔ اور دوسری آیت میں رسوله اور یہ دو رسول نہیں ہیں۔ بلکہ ایک ہی رسول ہے۔ جس کا نام احمد آیا ہے۔ لہٰذا یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ احمد رسول وہ ہے۔ جو ہدایت کاملہ اور دین حق لے کر آیا ہے۔ اور یہ شان پہلی آیت میں حضرت احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہے۔ جو حامل وحی قرآن ہیں۔ جو الهدیٰ اور دین الحق ہے لہٰذا پیشگوئی اسمہٗ احمد کا حقیقی مصداق بھی وہی احمد ہے نہ کوئی غلام احمد اگرچہ وہ ظلی طور پر حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اندر ہی کیوں داخل ہو گیا ہو۔ اور تو من شدی اور من تو شدم والا معاملہ ہو گیا ہو"

جواب

اس سوال کا ایک حد تک جواب تو اوپر کے جوابوں میں آچکا ہے لیکن کچھ اور بھی عرض کر دیا جاتا ہے۔ مفسرین نے آج سے کئی صدیاں پہلے اپنی تفسیروں میں آیت هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق کا مصداق مسیح موعود کو قرار دیا ہے اس لئے کہ اظہار علی الدین کلہ کا مقصد بلحاظ تکمیل اشاعتِ ہدایت کما حقہٗ آنحضرت کی بعثت اول میں ظہور میں نہیں آنکا۔ علاوہ اس کے تبنیات جن کا احمد رسول کی پیشگوئی کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ وہ مسیح موعود ہی کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں مثلاً آیت هو الذی ارسل سے پہلے آیت میں یریدون لیطفؤا نور الله بافواههم والله متم نوره ولو کره الکافرون میں یہ قرینہ کہ احمد رسول وہ ہے۔ جس کے زمانہ میں نور اسلام آفاقِ عالم تک پہنچنے سے متم نوره کا مصداق ثابت ہوگا۔ اور مخالفان اسلام فقرہ لیطفؤا نور الله بافواههم کے مفہوم کے مطابق اس کے زمانہ میں اسلام کے نور کو مونہہ کی پھونکوں سے یعنی مخالف تقریروں اور معترضانہ باتوں سے بجھانے کی کوشش کریں گے۔ اور دجالی فتنوں کے باعث ایک طرف دنیا میں دہریت کا زور ہوگا۔ جیسا کہ ولو کره الکافرون سے ظاہر ہے۔ اور دوسری طرف شرک کا غلبہ ہوگا۔ جیسے کہ ولو کره المشرکون سے ظاہر ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سورج ہیں۔ اور سورج کے لئے ضیا کا لفظ استعمال ہوتا ہے جس میں کمی بیشی نہیں پائی جاتی۔ لیکن نور کا لفظ چاند سے تعلق رکھتا ہے۔ جس میں کمی بیشی پائی جاتی ہے۔ پس متم نوره سے ظاہر ہے۔ کہ احمد رسول تمام نور کی صفت سے بشان بدریت چاند ہونے سے محمدیت کے آفتاب نبوت سے نور حاصل کرنے والا ہے۔ افسوس کہ مولوی عمر الدین نے باوجود ان کھلے قرائن کے جو آیت یریدون میں پائے جاتے ہیں۔ اس کے بعد کی آیت کو جا لیا۔ جو بالصراحت ان کی بددیانتی پر دال ہے۔ علاوہ اس کے مولوی عمر الدین جانتے ہیں۔ کہ آیت هو الذی ارسل رسوله الخ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی وحی ہوئی ہے جس سے ظاہر ہے۔ کہ احمد رسول آپ ہی ہیں۔ جیسا کہ بشریٰ لك یا احمدی اور انا ارسلنا احمد الیٰ قومه سے بھی اسی امر کی تائید ہوتی ہے۔ کہ احمد رسول آپ ہی ہیں

سوال پنجم

بشارت عیسوی مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہٗ احمد کے ساتھ ہی اگلی آیت میں فرمایا ہے۔ کہ فلما جاءهم بالبینات اس جاء کے لفظ کو یحیٰ کے لفظ کے بالمقابل رکھ کر بتائیں کہ جاء کے معنی احمد آیا کی بجائے احمد آئے گا۔ کس وجہ سے ہو سکتے ہیں الخ

جواب اوّل

تفسیر مدارک تفسیر رحمانی تفسیر فتح البیان وغیرہ میں جاء کا فاعل عیسے کو بھی قرار دیا گیا ہے۔ اور اس صورت میں احتمال کے وارد ہونے پر استدلال خصم کی صحت بالوثوق نہ رہی۔ اور علی سبیل التسلیم اگر جاء کا فاعل احمد رسول کو قرار دیا جائے۔ تو جو احمد رسول ہے۔ وہی احمد رسول ہونے کا مصداق ہوگا۔ نہ کہ محمد رسول۔ پس تعجب ہے۔ کہ محمد رسول کو احمد رسول کی پیشگوئی کا تاویل سے مصداق قرار دینا تو جائز اور احمد رسول کو احمد رسول قرار دینا بلا کسی قسم کی تاویل اور ایچ پیچ کے ناجائز۔ یہ ہے ایمانداری ان لوگوں کی جو غیر مبائع اور غیر احمدی کہلاتے ہیں ؛

باقی رہا یہ کہ پیشگوئی کے لفظ یاتی کے بالمقابل لفظ جاء کے معنے آئے گا کس وجہ سے ہو سکتے ہیں۔ سو وجہ تو قرآن اور عربی زبان کے محاورات ہیں۔ فلما جاءهم اگر ماضی کے معنوں میں ہے۔ تو یریدون کو جو فعل مضارع ہے۔ کیوں لایا گیا۔ جاء کے بعد ارادوا چاہیئے تھا۔ تا ماضی کے ساتھ تعلق رکھنے والا رسول جو جاء کا فاعل ہے۔ اس کے مخالفین اس کے آنے سے پہلے نور اللہ کے بجھانے کے لئے اپنے ارادہ کو کام میں لائے ہوئے۔ اور ان کے اس فعل کی وجہ سے بعد میں جاء والا رسول آتا۔ اور ارادوا کا فعل ماضی جاء کے فعل ماضی کی علت ٹھہرتا۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ ایسا نہیں۔ جب ایسا نہیں تو تسلیم کرنا پڑا۔ کہ جاء کو ماضی کے لئے مقید کرنا ضروری نہیں۔ اس لئے کہ یریدون جو مضارع ہے۔ اور مستقبل ہے۔ جاء کو ہی پیشگوئی کے یقینی الوقوع مفہوم کے لحاظ سے زمانہ مستقبل کے لئے مخصوص کر رہا ہے ؛

جواب دوم

دوسرے قرآنی الفاظ اپنے دائمی احکام شرعیہ کے لحاظ سے قیامت تک کے استمرار اور تجدد زمانی کے معنوں میں ہر زمانہ مستقبل سے حال اور ماضی میں تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ کے اہل اسلام کی طرح بعد کے ہر زمانہ کے اہل اسلام احکام شریعت کے اسی طرح مکلف پائے جاتے ہیں۔ جیسے آنحضرت کے وقت کے مسلمان۔ اور احمد موعود کا آنا چونکہ قبل از قیامت مقدر تھا۔ اس لئے اس کے آنے پر اور اس کے آ کر گزر جانے کے بعد یہی جاء کا مفہوم جو فعل ماضی کے معنوں میں ہے۔ احمد رسول پر جو موعود اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت کا فرد ہے صادق آ سکتا ہے۔ اور علاوہ اس کے قرآن کا پیشگوئیوں کے متعلق یہ مسلمہ اسلوب بیان کیا ہے۔ کہ وہ پیشگوئی میں عموماً ماضی کے صیغے استعمال کرتا ہے۔ جس کی حکمت پیشگوئی کے قطعی اور یقینی وقوع کے لحاظ سے مسلم ہے۔ مثال کے طور پر سورۃ ملک میں کلما القی فیها فوج سالهم خزنتها الم یاتکم نذیر قالوا بلیٰ اور آیت فلما راوه زلفة سیئت وجوه الذین کفروا کے فقرات میں القی۔ سال۔ قالو۔ راؤ۔ سیئت سب ماضی کے صیغے ہیں لیکن پیشگوئی کے یقینی الوقوع ہونے کے لحاظ سے ماضی کو استعمال کیا گیا ہے

ورنہ معنے کے مستقبل کے لحاظ سے پائے جاتے ہیں۔ پس اسی نہج و اسلوب پر جاء اور قالوا ھذا سحر مبین کا قالوا پیشگوئی کے لحاظ سے یقینی الوقوع معنوں میں بصیغہ ماضی استعمال کیا گیا ہے۔

سوال ششم

حضرت مرزا صاحب لکھتے ہیں۔ کہ "مبشراً مسیح کی گواہی قرآن کریم میں اس طرح پر لکھی ہے۔ کہ برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد یعنے میں ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں۔ جو میرے بعد یعنی میرے مرنے کے بعد آئے گا۔ اور نام اس کا احمد ہوگا۔ پس اگر مسیح اب تک اس عالم جسمانی سے گزر نہیں گیا۔ تو اس سے لازم آتا ہے۔ کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ابھی تک اس عالم میں تشریف فرما نہیں ہوئے۔ کیونکہ نص اپنے کھلے کھلے الفاظ میں بتلا رہی ہے۔ کہ جب مسیح اس عالم جسمانی سے رخصت ہو جائے گا۔ تب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس عالم جسمانی میں تشریف لائیں گے" (آئینہ کمالات اسلام) "جبکہ حضرت مسیح موعود کھلے طور پر لکھ رہے ہیں۔ کہ آیت مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد مسیح علیہ السلام کی محمد رسول کے حق میں گواہی ہے۔ اور یہ ایک نص صریح ہے تو اب اس کے خلاف قیاسات کی کیا ضرورت ہے۔ اگر کہا جائے کہ یہ الزامی جواب ہے۔ تو بتایا جائے۔ کہ کیا الزامی جواب ایسا ہی ہوتا ہے۔ کہ وہ قرآن مجید کی نص صریح ہو۔ لاحول ولاقوۃ"

جواب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آئینہ کمالات اسلام میں بے شک یہ آیت وفات مسیح کے ثبوت میں پیش کی ہے۔ لیکن یہ پیش کرنا مسلمات خصم کی بناء پر بطور حجت ملزمہ تھا۔ اس لئے کہ غیر احمدی مسلمانوں کے یہ امر مسلمات سے ہے کہ آیت مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں پیشگوئی ہے اب ان کے مسلمات کی رو سے اس آیت سے چونکہ مسیح کی وفات پر استدلال اور بہت عمدہ استدلال ہو سکتا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے مسلمہ سے ان پر حجت قائم کر دی۔ نہ اس لئے کہ اس آیت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کا اثبات مطلوب تھا۔ بلکہ اس لئے کہ غیر احمدیوں کے اس مسلمہ سے حضرت مسیح اسرائیلی کی وفات کا ثبوت پیش کرنا اصل غرض تھی۔ ورنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اعجاز المسیح میں لکھتے ہیں۔ کہ مسیح نے اپنے مثیل محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کی۔ اور مسیح نے اپنے مثیل یعنے احمد رسول اللہ کی جو میں ہوں پیشگوئی کی۔ اور یہ وہ نکتہ ہے۔ کہ جو اسے محفوظ رکھے تو یہ نکتہ اسے ہر دجال اور ہر ضال سے نجات دیگا۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ غیر احمدی اور خصوصاً غیر مبائعین جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احمد رسول ہونے پر اعتراض کرتے ہیں۔ یہ سب دجل اور ضلالت کے مرتکب ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خطبہ الہامیہ میں فرماتے ہیں:۔

سمانی ربی احمد فاحمدونی ولا تبلغوا امرکم الی الایلاس ومن حمدنی حمدا غاو ومن نوع حمد ضما مان ومن کذب ھذا البیان فقد مان واغضب الرحمان یعنے میرے رب نے میرا نام احمد رکھا ہے۔ پس میری حمد کرو۔ اور اپنے امر کو نا امیدی تک مت پہنچاؤ۔ اور جس شخص نے میری حمد کی۔ اور اس طرح حمد کی۔ کہ حمد اور تعریف سے کوئی قسم اس نے باقی نہ رہنے دی۔ تو اس نے جھوٹ کا ارتکاب نہیں کیا۔ ہاں جس نے میرے اس بیان کی تکذیب کی۔ تو اس نے جھوٹ بولا۔ اور نہ صرف اسی قدر بلکہ اس نے خدائے رحمان کو غضبناک کیا۔

پھر فرماتے ہیں:۔

من شک فقد نکث العہد وفات یعنے جس نے میرے احمد ہونے میں شک کیا۔ تو اس نے اپنے عہد کو توڑ ڈالا۔ جو اس نے بیعت کے وقت احمد کے ہاتھ پر باندھا تھا یعنے کسی احمدی کا احمدی کہلانا ہی احمد کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے تھا۔ اور جس نے آپ کے احمد ہونے سے انکار کر دیا۔ وہ احمدی کہاں رہا۔ اور جس صورت میں غیر مبائعین احمد رسول کے منکر ہیں۔ تو احمدی کیسے۔

سوال ہفتم

"حضرت مرزا صاحب بلحاظ صفت کے احمد ہیں یا بطور اسم علم آیت زیر بحث میں تو بلاشبہ جسکا ذکر ہے۔ وہ بطور علم ہے۔ اور علم بلاحقیقت نہیں۔ بلکہ ایسا علم ہے۔ جو اسم با مسمی ہے۔ لیکن حضرت مرزا صاحب کا نام یا علم تو غلام احمد ہے۔ اور اسے آپ نے بطور دلیل صداقت پیش کیا ہے۔ اس لفظ غلام سے اپنا امتی ہونا ظاہر کیا ہے۔ لیکن اگر یہ مان لیا جائے۔ کہ وہ احمد ہیں نہ غلام احمد تو پھر یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ وہ امتی بھی نہیں۔ اور اس صورت میں حضرت مرزا صاحب کا سارا سلسلہ ہی باطل ہو جائے گا" الخ

جواب

قرآن کریم میں جہاں حضرت مریم ام مسیح کو مسیح کے متعلق بشارت ملی ہے۔ وہاں مسیح کے نام کے متعلق یہ الفاظ وحی کے طور پر القا ہوئے۔ ان اللہ یبشرک بکلمۃ منہ اسمہ المسیح عیسی ابن مریم اب اسم کے نیچے مسیح اور عیسے اور ابن مریم تینوں لفظ اسم کے طور پر پیش کئے گئے ہیں۔ اور تینوں اسم علم کے طور پر بھی پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح مسیح موعود علیہ السلام کے اسم کے نیچے مسیح موعود علیہ السلام غلام احمد۔ احمد بھی اگر بطور علم ہوں۔ تو اس میں مضائقہ کیا ہے؟

غلام احمد نام کی تشریح کتاب ایام الصلح کے حوالہ سے سوال نمبر ۳ کے جواب میں آچکی ہے۔ کہ

غلام بصفت احمد متصف ہے۔ جس میں ایک طرف امتی ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ اور دوسری طرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عبد ہونے کی ظلیت کے مقام کی طرف ایماء ہے۔ اور صفات کے لحاظ سے اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جامع جلال وجمال کے لحاظ سے محمد اور احمد قرار دیا جائے۔ تو صحابہ رضی اللہ تعالے عنہم اور مسیح موعود کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلال اور جمال کی مظہریت میں ظہور پذیر ہونا اور مسیح موعود کا ایک نئے دور کے لحاظ سے مجرد احمد کی شان کے ساتھ ظاہر ہونا ایک حقیقت ہے۔ اور صفت احمد اور علم احمد سے مشترک طور پر مسیح کی پیشگوئی کا مصداق ہونے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت احمدیت مزاحم نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم محمد ہے۔ اور صفت احمد ہے۔ اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم اور صفت مشترک طور پر احمد ہے۔

آپ احمد کے اسم اور صفت دونوں کے لحاظ سے ایسے ہی اسم با مسمی ہیں۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محمد کے اسم اور صفت دونوں کے لحاظ سے اسم با مسمی پائے جاتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام احمد ہونے کے ساتھ محمد بھی ہیں۔ اور آپ کا بظلیت احمد محمد ہونا ایسا ہی ہے۔ جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بظلیت محمد احمد ہونا۔

پس اس حقیقت کے سمجھنے کے بعد کوئی اشکال نہیں رہتا۔

(باقی) خاکسار:۔ غلام رسول راجیکی

ذکر و فکر

عجیب لغزش

ایک قسم کی عجیب لغزش وہ بھی ہوئی ہے۔ جو بندہ کی روحانی ترقی کا باعث بنتی ہے۔ اور وہ نہ ہو۔ تو شاید بندہ ہلاک ہو جائے۔ کیونکہ اس کے صادر ہونے کے ساتھ ہی انسان کی روحانیت میں عظیم الشان جوش اور توجہ پیدا ہوتا ہے۔ اور توبہ و تضرع ندامت توبہ استغفار نوافل عاجزی عبادات غرض وہ وہ انقلاب برپا ہوتے ہیں۔ کہ انسان کہیں کا کہیں جا پہنچتا ہے۔ سو ایسی لغزش روحانیت کی کھیتی میں کھاد کا کام دیتی ہے۔ (خاکسار)

تاریخ اسلام

حضرت خالد بن ولید کا عزل

فاروق اعظم کی خلافت

ایک گزشتہ قسط میں حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی وفات اور آپ سے متعلق ضروری امور بیان کئے گئے تھے۔ ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ بروز سہ شنبہ تمام مسلمانوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ آپ کے اسلام میں داخل ہونے پر اسلام کو جسطرح شان شوکت اور قوت حاصل ہوئی تھی۔ اسی طرح آپ کے عہد خلافت میں مسلمانوں کو بہت عروج حاصل ہوا۔ اور جہانگیری اور جہانبانی کے لحاظ سے ان کا کوئی ہمسر روئے زمین پر نظر نہ آتا تھا۔

خالد بن ولید کی جنگی خدمات

ان واقعات کو ترتیب وار بیان کرنے سے قبل ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک۔ اور اہم واقعہ پر کسی قدر روشنی ڈالدی جائے جس پر بعض کوتہ بین اعتراض کیا کرتے ہیں۔ اور وہ حضرت خالد کی معزولی کا واقعہ ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید کو افواج شام کا سپہ سالار اعظم بنا کر بھیجا تھا۔ اور جب اس لشکر کی فتوحات کا سلسلہ عراق تک جا پہنچا۔ تو اس وقت تک بھی آپ ہی اسلامی فوج کے کمانڈر اعلےٰ تھے۔ کفار کے قلوب پر اسلامی بہادری اور مسلمانوں کی ہیبت اور جلال کا سکہ بٹھانے میں آپ کی شجاعت اور فنون جنگ کی قابلیت نے جو کام کیا۔ اس سے اسلامی تواریخ کے صفحات پر ہیں۔ اور پر رہیں گے۔ اور ان کی کئی ایک اشد مختلف اوقات میں اہم پیش کر چکے ہیں۔ مختصر یہ ہے۔ کہ آپ کے ذریعہ اسلام کو بہت بڑی مدد ملی۔ اور دشمنوں کے قلوب پر مسلمانوں کا رعب طاری ہو گیا۔ لیکن فاروق اعظم رضؓ نے تخت خلافت پر متمکن ہونے کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وصیت کے مطابق شام و عراق وغیرہ کے لئے جو جنگی انتظامات کئے۔ ان میں سب سے پہلا کام یہ تھا [illegible] آپ نے حضرت خالد بن ولید کو سپہ سالاری سے معزول کر کے یہ منصب حضرت ابوعبیدہؓ بن جراح کے سپرد کر دیا؂

لغو اعتراض

اس تغیر و تبدل کو بعض لوگوں نے حضرت عمرؓ کی ذات پر اعتراضات کی بناء قرار دے لیا۔ اور اس عزل کو آپ کی ذاتی علاوت یا بدرجہ اقل حضرت خالد سے ناراضگی کا نتیجہ ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن حقیقتاً یہ بات نہیں۔ حضرت عمرؓ کی اس میں کوئی ذاتی غرض نہ تھی اور نہ ہی حضرت خالدؓ کا عزل ان کے کسی عزیز کی بلندیٔ مرتبت کا باعث ہوا۔ کہ ان پر اعتراض کیا جا سکے۔ آپ نے جو کچھ کیا محض مسلمانوں کے مفاد اور اسلامی سلطنت کی بہبودی کے پیش نظر کیا

ایک خطرہ کا احتمال

بات یہ ہے۔ کہ حضرت خالدؓ کی حیرت انگیز بہادری اور جنگی قابلیت سے حضرت عمرؓ کو انکار نہ تھا۔ وہ حضرت خالد کے اوصاف کے معترف تھے۔ لیکن ساتھ ہی آپ کو قدرے غیر محتاط اور مشہور متہور شخص سمجھتے تھے۔ ان کا خیال تھا۔ کہ ابتداء میں ایران و روم کی مغرور اور پرنخوت حکومتوں کو اسلامی جھنڈے کے آگے سرنگوں کرنے کے لئے بے شک حضرت ابوبکرؓ کے لئے یہی مناسب تھا کہ خالد کو اسلامی افواج کی قیادت سونپتے۔ لیکن اب کہ خالد بن ولید کی شجاعت ساسانی تاجداروں اور ایرانی دربار کو لرزہ براندام کر چکی ہے۔ قیصر روم کی کمر بھی میدان یرموک میں ٹوٹ چکی ہے۔ اور مسلمانوں کے قبضہ میں ایران و روم کے بعض حصص آ رہے ہیں۔ اور فوجی قابلیت کے ساتھ ملک گیری اور جہانبانی کی خدمات بھی سپہ سالار کو سرانجام دینی ہوں گی۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ محتاط گرم و سرد چشیدہ مدبر و تجربہ کار کو یہ منصب تفویض کیا جائے۔ کیونکہ حضرت خالدؓ کی حد سے بڑھی ہوئی دلیری اور تہور میدان جنگ میں تو کارہائے نمایاں دکھا سکتا تھا۔ اور دکھائے مگر تدبیر مملکت میں جہاں تالیف قلوب اور دلداری کرنے کے لئے نرمی اور شفقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ جنگ آزمودہ جرنیل مفید ثابت نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اسلامی مقبوضات کے لئے خطرہ کا موجب ہو سکتا تھا۔ اسی مصلحت کی وجہ سے حضرت عمرؓ نے حضرت ابوعبیدہؓ کو سپہ سالار اعظم مقرر کر کے حضرت خالدؓ کو ان کے ماتحت کر دیا۔

عزل کی ایک اور وجہ

اس کے علاوہ اس عزل کی ایک اور وجہ بھی بعض مورخین نے بیان کی ہے۔ اور وہ یہ کہ حضرت خالد بن ولیدؓ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر معرکہ میں شاندار کامیابی ہو رہی تھی۔ وہ جسطرف بھی قدم اٹھاتے فتح و ظفر ان کے قدم چومتی تھی۔ یہ حالت دیکھ کر بعض کمزور ایمان والے لوگوں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہو رہا تھا۔ کہ اسلام کی تمام ترقیات اور فتوحات حضرت خالد کی ذات سے وابستہ ہیں۔ یہ خام خیال چونکہ آئندہ بہت بڑے فتنوں اور فسادات کا موجب ہو سکتا تھا۔ اس لئے حضرت عمرؓ کی دوربین آنکھ نے اس کے اٹھتے ہی اس کا انسداد ضروری سمجھا؂

حضرت خالدؓ عزل کے بعد

جس وقت یہ فرمان بارگاہ خلافت سے صادر ہو کر اسلامی لشکر میں پہنچا۔ تو حضرت خالدؓ نے اس شان اور وقار کے ساتھ سنا۔ کہ کسی نے ان کے چہرہ پر ملال کا شائبہ تک محسوس نہ کیا۔ اور بعد میں ہونے والی جنگوں نے ثابت کر دیا۔ کہ میدان جنگ میں آپ کی سرفروشی میں ذرہ بھر بھی فرق نہ آیا۔ آپ اسی سرگرمی اور دلی شوق سے داد شجاعت دیتے رہے۔ جس طرح سپہ سالاری کے زمانہ میں دیتے تھے؂

اطاعت اولی الامر

اس طرح یہ عزل ان کی ایک اور بہت بڑی خوبی للہیت اور اطاعت اولی الامر کے جذبہ کو دنیا کے سامنے لانیکا موجب ہو گیا۔ اور دنیا نے دیکھ لیا۔ کہ خالد اعلےٰ منصب پر فائز ہو کر نہایت شاندار اور محنت سے پر احکام نافذ کرنے میں ہی ماہر نہیں۔ بلکہ ماتحتی کی حالت میں ہو کر اپنے افسر بالا کے احکام کی بدل و جان تعمیل کرنا بھی اپنے لئے باعث فخر سمجھتا ہے۔ اس طرح حضرت خالدؓ کے شاندار کیریکٹر کا ایک اور پہلو منظر عام پر آ گیا۔ اگر خالدؓ تمام عمر بھی سپہ سالار اعظم رہتے۔ تو غالباً ان کی شہرت اور اعزاز میں کوئی اور اضافہ نہ ہوتا کیونکہ وہ بہادری اور شجاعت کے جوہر کافی طور پر دکھا چکے تھے۔ اور اس پہلو سے ان کی شہرت انتہائی منازل طے کر چکی تھی۔ لیکن معزول ہونے کے بعد انہوں نے جو نمونہ پیش کیا۔ اس نے بتا دیا۔ کہ یہ انسان جس قدر بہادر اور جری تھا۔ اسی قدر بے نفس بھی تھا۔ وہ صحیح معنوں میں مجاہد اور غازی تھا۔ اور صحیح معنوں میں اللہ تعالےٰ کے نام کو بلند کرنے اور اسلام کی شوکت میں اضافہ کرنے کے پاک جذبات سے لبریز ہو کر سر ہتھیلی پر لئے پھرتا تھا؂

مسلمانوں کے لئے سبق

یہ واقعہ کوئی معمولی واقعہ نہیں۔ کہ تاریخ اسلام کا مطالعہ کرنے والے یونہی اس پر سے گزر جائیں۔ بلکہ اس میں مسلمانوں کی کامیابی کا ایک بہت بڑا راز ہے۔ اور ان کے لئے فلاح کے کئی درس اس کے اندر پنہاں ہیں۔ وہ مسلمان جو کسی برائے نام عہدہ یا کسی معمولی سے ذاتی فائدہ کی خاطر قوم اور ملت کے مفاد کو نقصان پہنچانے سے نہیں چوکتے۔ وہ اسلامی تاریخ کے اس واقعہ سے بہت بڑا سبق حاصل کر سکتے ہیں؂

عام مسلمان تو اس وقت خلافت جیسی نعمت سے محروم ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ پر اللہ تعالےٰ نے اس رنگ میں فضل کیا ہے۔ اس کے لئے یہ واقعہ خاص طور پر بصیرت افروز ہے۔ کیونکہ اس سے ظاہر ہے۔ کہ قرون اولےٰ کے مسلمانوں کی خلافت کیساتھ وابستگی اور اس کے فیصلہ جات پر کسی قسم کے تامل و تردد کے بغیر تسلیم و رضا کا مادہ کسقدر بڑھا ہوا تھا۔ ظاہری شہرت و ناموری کے بلند ترین مقام سے نیچے اترنا کوئی معمولی بات نہیں۔ لیکن خالد بن ولیدؓ نے اپنے متعلق خلیفۂ وقت کے فیصلہ کو حسرت اور خوشی کے ساتھ منظور کیا۔ اور جسطرح اس پر اپنے آپ کو مطمئن پایا۔

تحقیق الادیان

اناجیل کی غیر شرعی حیثیت

پر

یسوع مسیح کی شہادت

قرآن اور انجیل کا مقابلہ

"عہد جدید" جسے عیسائی صاحبان اپنی روحانی زندگی کے لئے دستورالعمل قرار دیتے ہیں۔ اس کی شرعی یا غیر شرعی حیثیت ایک مابہ النزاع موضوع ہے۔ بہت سے عیسائی اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ انجیل بذات خود ایک مستقل کتاب ہے اور اسی لئے قرآن مجید کے پایہ کی قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ قرآن مجید تو شرعی کتاب ہے مگر انجیل غیر شرعی۔ پس انجیل اگر صحیح اور اصلی بھی فرض کر لی جائے حالانکہ اس کی کوئی صورت نہیں تو بھی قرآن سے اس کا مقابلہ قطعاً صحیح تصور نہیں کیا جا سکتا۔

ممکن ہے ان الفاظ سے عیسائی صاحبان یہ خیال کریں کہ ان کی مقدس انجیل کا درجہ کم قرار دیا گیا [illegible] اس لئے ہم اپنے دعویٰ کی تائید میں یسوع مسیح کی شہادت پیش کرنا چاہتے ہیں

تورات اور صحف انبیاء منسوخ نہیں

"متی" کے ابتدا میں یسوع مسیح کا ایک قول ان الفاظ میں درج ہے۔

"یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا کرنے آیا ہوں کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں۔ ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلے گا۔ جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے۔ پس جو کوئی ان چھوٹے سے چھوٹے حکموں میں سے بھی کسی کو توڑے گا اور یہی آدمیوں کو سکھائیگا۔ وہ آسمان کی بادشاہت میں سب سے چھوٹا کہلائیگا۔ لیکن جو ان پر عمل کریگا اور انکی تعلیم دیگا وہ آسمان کی بادشاہت میں بڑا کہلائیگا۔ (متی 5/17)

یسوع مسیح کے اس قول سے حسب ذیل امور ظاہر ہیں۔

۱۔ یہ کہ آپ کی آمد نے تورات یا دیگر صحف انبیاء کو منسوخ نہیں کیا۔

۲۔ آپ کی آمد اس لئے نہیں تھی کہ آپ الگ طور پر کوئی دستورالعمل پیش کریں بلکہ تورات کو پورا کرنے یعنی صحف سابقہ پر عمل کرانے کے لئے تھی۔

۳۔ تورات اس وقت تک قابل عمل رہیگی جب تک کسی نئی شریعت کے آنے سے زمین و آسمان بدل نہ جائیں۔

۴۔ آپ تاکید کرتے ہیں کہ تورات کے چھوٹے سے چھوٹے حکم پر بھی عمل کیا جائے۔

۵۔ آپ تہدید کے طور پر کہتے ہیں کہ جو عمل نہیں کریگا وہ آسمان کی بادشاہت میں چھوٹا کہلائیگا۔

یہ تمام امور ظاہر کرتے ہیں کہ یسوع مسیح شریعت جدیدہ نہیں لائے تھے۔ بلکہ شریعت موسوی کے پابند اور اس پر عمل کرنے اور کرانے والے تھے۔

حواریوں کو تلقین

دوسرا ثبوت اس امر کا یہ ہے کہ آپ اپنے حواریوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"فقیہہ اور فریسی موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہیں۔ پس جو کچھ وہ تمہیں بتائیں وہ سب کرو اور مانو۔" (متی 23/2 و 3)

اس حوالہ سے بھی ظاہر ہے کہ یسوع مسیح کی علیحدہ کوئی شریعت نہیں تھی۔ اگر ہوتی تو انہیں اپنے حواریوں کو یہ کہنے کی ضرورت نہ تھی کہ فقیہہ اور فریسی جو موسیٰ کی گدی پر بیٹھے ہیں جو کچھ وہ تمہیں بتائیں وہ سب کرو اور مانو۔

شریعت سے مراد "تورات" ہے

ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔

"آسمان اور زمین کا ٹل جانا شریعت کے ایک نقطہ کے مٹ جانے سے آسان ہے۔" (لوقا 16/17)

گویا بطور اصل یسوع مسیح نے شریعت کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔ مگر سوال یہ ہے کہ اس "شریعت" سے کونسی شریعت مراد ہے۔ اس کا پتہ یوحنا سے لگتا ہے۔ جہاں صاف لکھا ہے۔

"شریعت تو موسیٰ کی معرفت دی گئی مگر فضل اور سچائی یسوع مسیح کی معرفت پہنچی۔" (یوحنا 1/17)

اسی طرح آپ یہودیوں سے کہتے ہیں۔

"کیا موسیٰ نے تمہیں شریعت نہیں دی۔ تو بھی تم میں سے شریعت پر کوئی عمل نہیں کرتا۔" (یوحنا 7/19)

دونوں جگہ شریعت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کرنا ظاہر کرتا ہے کہ شریعت صرف حضرت موسیٰؑ کی کتاب ہی تھی۔

ایک اور حوالہ

ایک اور حوالہ نہایت ہی زبردست ہے۔ یسوع مسیح کا یہ قول انجیل میں موجود ہے۔

کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں۔" (یوحنا 10/35)

وہ عیسائی جو یہ کہا کرتے ہیں کہ انجیل شریعت کی کتاب ہے ذرا غور فرمائیں۔ یسوع مسیح کہتے ہیں کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں مگر وہ کہتے ہیں کتاب مقدس باطل ہو گئی۔

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا

"پہاڑی وعظ" کا منبع

"پہاڑی وعظ" یسوع مسیح کا نصائح سے لبریز ایک لیکچر ہے عیسائیوں کو اس میں بیان کردہ باتوں کے متعلق بہت ناز ہے اور وہ اسے انجیل کا بہترین حصہ قرار دیتے ہیں۔ مگر انجیل سے ظاہر ہے کہ پہاڑی وعظ جب ختم ہو چکا تو یسوع مسیح نے یہ نہیں کہا کہ یہ میری تعلیم ہے اسے مانو۔ بلکہ کہا

"توریت اور نبیوں کی تعلیم یہی ہے" (متی 7/12)

گویا تمام احکام اور تعلیم کا منبع تورات کو قرار دیا۔

صلیبی واقعہ کے بعد یسوع مسیح کا ارشاد

ایک اور ثبوت یہ بھی ہے کہ صلیب سے نجات پانے کے بعد جب دوبارہ یسوع مسیح اپنے حواریوں سے ملے۔ تو آپ نے انہیں فرمایا۔

"ضرور ہے کہ جتنی باتیں موسیٰ کی توریت اور نبیوں کے صحیفوں اور زبور میں میری بابت لکھی ہیں پوری ہوں پھر اس نے ان کا ذہن کھولا تاکہ کتاب مقدس کو سمجھیں" (لوقا 24/44)

گویا بقول عیسائی صاحبان مر کر جی اٹھنے کے بعد بھی یسوع مسیح نے عہد عتیق ہی کی تصدیق کی۔ اور حواریوں کا ذہن الٹو کھولا کہ وہ کتاب مقدس سمجھ سکیں۔

حواریوں کے بیانات

اس کے بعد حواریوں کے اقوال بھی تائیدی رنگ میں پیش کئے جا سکتے ہیں۔ اناجیل میں بعض حواریوں کا یہ قول ہے کہ "موسیٰ کی شریعت پر عمل کرنے کا حکم دینا ضرور ہے" (اعمال 15/5)

پولوس نے بھی حاکم وقت کے سامنے بیان دیتے ہوئے کہا

"تیرے سامنے یہ اقرار کرتا ہوں کہ جس طریق کو وہ بدعت کہتے ہیں اسی کے مطابق میں اپنے باپ دادوں کے خدا کی عبادت کرتا ہوں۔ اور جو کچھ توریت اور نبیوں کے صحیفوں میں لکھا ہے اس سب پر میرا ایمان ہے۔" (اعمال 24/14)

اسی طرح حواریوں نے ایک دفعہ پولوس سے کہا

"اے بھائی تو دیکھتا ہے کہ یہودیوں میں ہزارہا آدمی ایمان لے آئے ہیں اور وہ سب شریعت کے بارے میں سرگرم ہیں۔ اور ان کو تیرے بارے میں سکھا دیا گیا ہے کہ تو غیر قو[illegible] رہنے والے سب یہودیوں کو یہ کہکر موسیٰ سے پھر جانے کی تعلیم دیتا ہے۔ کہ نہ اپنے لڑکوں کا ختنہ کرو۔ نہ موسوی رسموں پر چلو۔ پس کیا کیا جائے۔ لوگ ضرور سنیں گے کہ تو آیا ہے۔ اس لئے جو ہم تجھ سے کہتے ہیں وہ کر۔ ہاں ہمارے چار آدمی ایسے ہیں جنہوں نے منت مانی ہے انہیں لیکر اپنے آپکو ان کے ساتھ پاک کر اور ان کی طرف سے کچھ خرچ کر تاکہ وہ سر منڈائیں۔ تو سب جان لینگے کہ جو باتیں انہیں تیرے بارے میں سکھائی گئی ہیں انکی کچھ اصل نہیں۔ بلکہ تو خود بھی شریعت پر عمل کرکے درستی سے چلتا ہے۔" (اعمال 21/20-26)

گوشوارہ آمد و خرچ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ قادیان

بابت ماہ دسمبر ۱۹۳۲ء

تفصیل آمد

نمبر شمار	نام صیغہ	رقم آمد	کیفیت
۱	بیت المال	8517-5-3	صیغہ جات انجمن
۲	جائیداد	8-2-0	〃 〃
۳	مقبرہ بہشتی	9588-1-6	〃 〃
۴	نور ہسپتال	277-4-6	〃 〃
۵	دعوت و تبلیغ	320-5-9	〃 〃
۶	تعلیم الاسلام ہائی سکول	390-11-0	〃 〃
۷	صدقات	1020-3-6	〃 〃
۸	مدرسہ احمدیہ	34-8-0	〃 〃
۹	تصنیف	535-15-6	〃 〃
۱۰	امور عامہ	21-8-9	〃 〃
۱۱	ضیافت	6661-1-9	〃 〃
	میزان	27375-3-0	〃 〃
۱۲	قرضہ	8000-0-0	قرضہ
	میزان	8000-0-0	〃
۱۳	طبع و اشاعت	819-5-9	صیغہ جات تجارتی
۱۴	بورڈران ہائی	614-15-0	〃 〃
۱۵	〃 احمدیہ	102-15-9	〃 〃
۱۶	ریویو انگریزی	63-3-0	〃 〃
۱۷	پراویڈنٹ فنڈ	1015-1-0	〃 〃
		2615-8-6	〃 〃
	میزان کل آمد	37990-12	

تفصیل خرچ

نمبر شمار	نام صیغہ	رقم	کیفیت
۱	بیت المال	1360-0-3	صیغہ جات انجمن
۲	جائیداد	300-0-0	〃 〃
۳	تعمیر	40-0-0	〃 〃
۴	مقبرہ بہشتی	729-1-6	〃 〃
۵	ناظر اعلیٰ	373-8-0	〃 〃
۶	پرائیویٹ سیکرٹری	332-1-0	〃 〃
۷	محاسب	438-2-3	صیغہ جات انجمن
۸	نور ہسپتال	508-9-9	〃 〃
۹	دعوت و تبلیغ	8898-15-0	〃 〃
۱۰	تعلیم الاسلام ہائی سکول	116-0-0	〃 〃
۱۱	صدقات	1306-11-0	〃 〃
۱۲	گرلز سکول	484-4-3	〃 〃
۱۳	مدرسہ احمدیہ	965-15-9	〃 〃
۱۴	جامعہ احمدیہ	708-6-0	〃 〃
۱۵	احمدیہ ہوسٹل	374-3-0	〃 〃
۱۶	امور عامہ	1766-12-9	〃 〃
۱۷	ضیافت	1209-4-0	〃 〃
۱۸	تعلیم و تربیت	452-7-0	〃 〃
۱۹	تالیف و تصنیف	481-7-0	〃 〃
۲۰	امور خارجیہ	63-0-0	〃 〃
۲۱	خلافت	625-0-0	〃 〃
	میزان	21533-12-6	〃 〃
۲۲	قرضہ	3710-0-0	قرضہ
	میزان	3710-0-0	〃
۲۳	طبع و اشاعت	810-7-6	صیغہ جات تجارتی
۲۴	بورڈران ہائی	839-8-3	〃 〃
۲۵	〃 احمدیہ	215-4-3	〃 〃
۲۶	ریویو انگریزی	283-10-0	〃 〃
۲۷	پراویڈنٹ فنڈ	2562-7-3	〃 〃
۲۸	بک ڈپو	102-0-0	〃 〃
		4813-5-3	
	میزان کل خرچ	30057-1-9	

بابت ماہ جنوری ۱۹۳۳ء

تفصیل آمد

نمبر شمار	نام صیغہ	رقم آمد	کیفیت
۱	بیت المال	5705-13-3	صیغہ جات انجمن
۲	جائیداد	3-10-0	〃 〃
۳	مقبرہ بہشتی	7812-5-6	〃 〃
۴	نور ہسپتال	136-6-0	〃 〃
۵	دعوت و تبلیغ	715-0-6	〃 〃
۶	ہائی سکول	1467-13-6	〃 〃
۷	صدقات	2840-3-9	〃 〃
۸	گرلز سکول	500-0-0	〃 〃
۹	مدرسہ احمدیہ	34-0-0	〃 〃
۱۰	ضیافت	1022-1-6	〃 〃
۱۱	تصنیف	781-9-3	صیغہ جات انجمن
	میزان	21018-15-3	
	قرضہ	20900-0-0	قرضہ
	میزان	20900-0-0	〃
۱۲	طبع و اشاعت	2926-13-6	صیغہ جات تجارتی
۱۳	بورڈران ہائی	362-0-0	〃 〃
۱۴	〃 احمدیہ	1069-10-9	〃 〃
۱۵	ریویو انگریزی	54-11-0	〃 〃
۱۶	منارۃ المسیح	70-0-0	〃 〃
۱۷	پراویڈنٹ فنڈ	2454-15-3	〃 〃
۱۸	بک ڈپو	583-11-0	〃 〃
	میزان	7521-13-6	
	میزان کل آمد	49440-12-9	

تفصیل خرچ

نمبر شمار	نام صیغہ	رقم	کیفیت
۱	بیت المال	824-9-3	صیغہ جات انجمن
۲	جائیداد	300-0-0	〃 〃
۳	تعمیر	50-0-0	〃 〃
۴	مقبرہ بہشتی	2020-14-0	〃 〃
۵	ناظر اعلیٰ	436-5-3	〃 〃
۶	پرائیویٹ سیکرٹری	707-15-0	〃 〃
۷	محاسب	440-4-3	〃 〃
۸	نور ہسپتال	313-5-0	〃 〃
۹	دعوت و تبلیغ	5730-11-3	〃 〃
۱۰	تعلیم الاسلام ہائی سکول	2340-1-0	〃 〃
۱۱	صدقات	2251-12-0	〃 〃
۱۲	گرلز سکول	442-0-0	〃 〃
۱۳	مدرسہ احمدیہ	906-9-3	〃 〃
۱۴	جامعہ احمدیہ	628-0-0	〃 〃
۱۵	احمدیہ ہوسٹل	233-3-6	〃 〃
۱۶	امور عامہ	542-15-0	〃 〃
۱۷	ضیافت	1775-11-0	〃 〃
۱۸	تعلیم و تربیت	748-1-0	〃 〃
۱۹	تالیف و تصنیف	481-7-0	〃 〃
۲۰	امور خارجیہ	516-7-0	〃 〃
۲۱	خلافت	625-0-0	〃 〃
	میزان	22315-2-9	
	قرضہ	18210-0-0	قرضہ
	میزان	18210-0-0	〃
۲۲	طبع و اشاعت	2925-15-6	صیغہ جات تجارتی
۲۳	بورڈران ہائی	377-3-6	صیغہ جات تجارتی
۲۵	ریویو انگریزی	296-15-0	صیغہ جات تجارتی
۲۷	بک ڈپو	593-2-0	صیغہ جات تجارتی
	میزان کل خرچ	47023-15-9	

(ناظر صدر انجمن احمدیہ)

مراسلات

ایک الہام پر اعتراض کا جواب

کئی غیر احمدی ذیل کا الہام مندرجہ حقیقۃ الوحی ص۱۰۸ کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں پیش کر کے اعتراض کرتے ہیں۔ حالانکہ اس کا جواب خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے دیدیا ہے۔ جو اخبار بدر ۱۱ رجولائی ۱۹۰۵ء میں درج ہے۔ لکھا ہے۔

"ایک سوال پیش ہوا کہ حضور کو جو الہام ہوا ہے قرآن خدا کا کلام اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔ اس الہام الٰہی میں میرے کی ضمیر کس کی طرف پھرتی ہے۔ یعنی کس کے منہ کی باتیں فرمایا خدا کے منہ کی باتیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ میرے منہ کی باتیں اس طرح کے ضمائر کے اختلاف کی مثالیں قرآن شریعت میں موجود ہیں۔ خاکسار۔ محمد الدین احمدی تہال

کاغانی صاحب مرحوم

حکیم عبدالرحمٰن المعروف کاغانی صاحب جو قادیان کے احمدیہ بازار میں مطب اور دوائی خانہ رکھتے تھے۔ انتڑیوں کے مرض میں قریباً نو ماہ بیمار رہ کر ۱۶ جنوری ۱۹۳۳ء بروز دو شنبہ بوقت ۲½ بجے دوپہر کو بعمر قریباً ۴۶ سال وفات پاکر مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئے۔ جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے صحن میں پڑھایا۔ میت اٹھانے کے وقت حضور نے خود کندھا دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ "یہ طب میں ہمارے ہم جماعت تھے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے پاس طب کے درس میں جب ہم شامل ہوتے تھے تو اس جماعت میں یہ بھی تھے"۔ کاغانی صاحب موصوف کے پاس بیٹھنے کا مجھے اور حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کو بہت اتفاق ہوتا رہا ہے۔ مرحوم ایک مخلص اور جوشیلے احمدی تھے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ سے طب پڑھ کر ہجرت کر کے قادیان میں ہی بیٹھ گئے۔ اور مکان اپنا بنالیا۔ مرحوم ایک خیر آدمی تھے۔ کئی ایک طالب علموں کو کھانا۔ کپڑا دیتے تھے۔ اور کشمیر اور ہزارہ کے غرباء کو اپنے مکان پر رہنے کی جگہ مفت دیا کرتے تھے۔ طب پڑھنے کے شائقین کو سبق پڑھاتے اور اپنے مطب میں مشق کراتے۔ غرباء کا علاج مفت کر دیتے۔ بہت سی خوبیاں ان میں تھیں اللہ تعالیٰ انہیں جنت نصیب کرے۔ مرحوم کا دواخانہ بدستور جاری رہیگا۔ انکا بیٹا عبدالقدیر اور ان کے بعض شاگرد اس کام کو چلاتے رہینگے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے دو لڑکے اور چار لڑکیاں اور ایک بیوی چھوڑی ہے۔ خاکسار۔ مفتی محمد صادق

میرے مکرم و محترم حضرات معاونین دواخانہ رحمانی حکیم عبدالرحمٰن کاغانی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ صاحبان نے اخبار میں پڑھا ہوگا کہ آپ کے مخلص دوست اور میرے والد صاحب حکیم عبدالرحمٰن صاحب کاغانی فوت ہوگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

ان کی وفات کے بعد ان کی دوکان اور کاروبار کو جاری رکھنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ دوکان پر میں خود بیٹھتا ہوں اور جو شخص ان کی طویل بیماری کے ایام میں دکان پر کام کرتا تھا۔ اس کو بھی میں نے سردست اپنے ساتھ رکھا ہے اور دوکان اور سارے کاروبار کے سرپرست اور نگران مرحوم کے بزرگ دوست حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب مقرر ہوئے ہیں جنہوں نے مرحوم کی طرح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول شاہی حکیم مولانا مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ سے علم طب حاصل کیا اور ان کے مطب کا مدت دراز تک مشاہدہ کیا ہے جن کی نگرانی پر آپ صاحبان اعتماد کر سکتے ہیں۔

پس میں آپ کے مرحوم دوست کا یتیم بچہ ہونے کی حیثیت سے آپ صاحبان کی خاص توجہ اور کاروباری امداد کا امیدوار ہو کر آپ کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ جناب اپنے مرحوم دوست اور خادم کے وقت جس طرح ان کی دکان ان کے کاروبار کی اعانت فرمایا کرتے تھے۔ اسی طرح اب بھی ان کے یتیم بچہ کی دوکان اور کاروبار کی اعانت فرمائیں گے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اپنے مخلص مرحوم کے یتیم بچہ کی دکان اور کاروبار کی دعا اور آرڈر سے امداد فرمائیں گے۔ خاکسار۔ عبدالقدیر

ملنے کا پتہ:۔ عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان۔

عزیزم عبدالقدیر۔ دواخانہ رحمانی۔ قادیان کی اس تحریر کی میں تصدیق کرتا ہوں اور میں آپ صاحبان سے بھی یہ امید رکھتا ہوں کہ آپ میری نگرانی اور ذمہ داری پر اعتماد فرمائیں گے۔ اگر کوئی صاحب طبی مشورہ طلب کریں گے۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہاں کے ماہرین اطباء اور ڈاکٹر صاحبان سے مشورہ کرنے کے بعد ان کے حکم کی تعمیل کی جاویگی۔

(حضرت) محمد سرور شاہ (پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

رسالہ البشارۃ الاسلامیۃ الاحمدیۃ

یکم مارچ ۱۹۳۲ء کو اس سہ ماہی رسالہ کا اجراء ہوا اور اخیر دسمبر ۱۹۳۲ء کو اس کا چوتھا نمبر شائع ہوگیا۔ گویا اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلا سال پورا ہوگیا۔ اب آئندہ نمبر مارچ ۱۹۳۳ء میں انشاء اللہ تعالیٰ شائع ہوگا۔ چوتھا نمبر ایک خاص نمبر ہے۔ جس میں ازہر یونیورسٹی کے رسالہ کا مکمل جواب اور دیگر اخبارات کے اعتراضات کی تردید موجود ہے۔ بلاد عربیہ میں اس نمبر کو خصوصیت سے موافق و مخالف نے پسند کیا ہے۔ جو دوست مستقل خریدار بننا چاہیں وہ دو روپے سالانہ جناب ناظر صاحب تبلیغ قادیان کے نام بھیجدیں اور جن کو صرف چوتھا نمبر درکار ہو وہ آٹھ آنہ کے ٹکٹ جناب ناظر صاحب تبلیغ کو بھیجدیں رسالہ ان کو پہنچ جاویگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس نمبر کی قوت کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے۔ کہ ازہری علماء نے جواب سے عاجز آکر حکومت مصر سے ضبطی کی درخواست کر رکھی ہے۔ میں ذیل میں اس نمبر کے مضامین کی فہرست درج کرتا ہوں۔

(۱) سنۃ اللہ فی خلقہ (۲) مقالۃ مجلۃ نور الاسلام الازہریۃ۔ (۳) اہلاک مدعی النبوۃ وخیبتہ (۴) شہادۃ التاریخ القاطعۃ۔ (۵) الجماعۃ الاحمدیۃ وعلماء الہند وغیرہم۔ (۶) اعرفوا الشجرۃ بأثمارہا (۷) نبذۃ من تاریخ حیاۃ احمد علیہ السلام (۸) بعض الانباء البارزۃ (۹) مقبرۃ خاصۃ (۱۰) ہل وقعت المباہلۃ مع الشیخ ثناء اللہ۔ (۱۱) حالۃ المسلمین وانباء الحدیث (۱۲) الجماعۃ الاحمدیۃ والحکومۃ الانکلیزیۃ (۱۳) ولادۃ المسیح من غیر اب (۱۴) الاحادیث النبویۃ والقرآن المجید (۱۵) المحکمات والمتشابہات (۱۶) افضلیۃ المسیح المحمدی علی المسیح الاسرائیلی۔ (۱۷) لا ردۃ فی الاسلام (۱۸) الاحمدیون وحرکتہم فی البلاد العربیۃ (۱۹) انتشار الاحمدیۃ دلیل علی صدقہا۔ (۲۰) دعوۃ الاحمدیۃ والبہائیۃ۔ (۲۱) صدق دعوۃ احمد علیہ السلام (۲۲) دعوی احمد علیہ السلام النبوۃ (۲۳) اینا ینکرون الوصول خاتم النبیین (۲۴) تفسیر قولہ تعالیٰ وخاتم النبیین من حیث اللغۃ۔ (۲۵) تفسیر خاتم النبیین من حیث القرآن المجید (۲۶) براعۃ الشیخ الازہری فی التفسیر (۲۷) تفسیر خاتم النبیین من حیث الاحادیث۔ (۲۸) احادیث انقطاع النبوۃ (۲۹) تفسیر خاتم النبیین ولا نبی بعدی من حیث اقوال السلف (۳۰) تفسیر خاتم النبیین من حیث العقل (۳۱) المقارنۃ العلمیۃ (۳۲) الخاتمۃ (۳۳) شذرات۔ (۳۴) کلمۃ الی صاحب جریدۃ "الفتح"۔ جو دوست عربی پڑھ سکتے ہوں۔ میں ان سے درخواست کرونگا۔ کہ وہ ضرور اس نمبر کا مطالعہ کریں اور غیر احمدی علماء کے سامنے پیش کریں۔ والسلام۔ خاکسار۔ ابوالعطاء اللہ دتہ جالندھری

167

دنیا کی سب سے بڑی لغت جامع اللغات

شائع ہوگیا! شائع ہوگیا!

حصہ اول — اردو — تیمنا کا پہلا نمبر — السنہ متعلقہ

مصنفہ خواجہ عبد المجید بی۔ اے

اردو۔ ہندی۔ فارسی۔ عربی اور سنسکرت کے لاتعداد الفاظ کا مخزن۔ لاکھوں محاورات کا حامل پچیس ہزار سے زائد ضرب الامثال اور اقوال کا مجموعہ۔ الفاظ علمیہ کی تشریحات۔ مشاہیر عالم کی سوانحمریاں۔ خصوصاً ہندوؤں اور مسلمانوں کی تاریخ اور ان کے مشاہیر کے حالات۔ علم الاصنام کے قصے۔ ملکوں اور شہروں وغیرہ کے حالات اور تاریخی واقعات نہایت تفصیل سے درج ہیں۔ محاورات نسواں۔ محاورات عامہ۔ اصطلاحات پیشہ وراں لاکھوں کی تعداد میں ہیں۔ ہر اردو لفظ کا تلفظ اور مادہ بھی دیا گیا ہے۔ حصہ اول میں تقریباً ۱۵۰۰۰ الفاظ ۲۰۰۰ محاورات ۵۰۰ ضرب الامثال ۱۰۰ مشاہیر عالم کی سوانحمریاں اور بہت سے جغرافیائی مقامات کے حالات اور علم الاصنام کے قصے درج ہیں۔

خریداروں کی سہولت کیلئے اس کتاب کو اسّی۔ اسّی صفحات کے کم و بیش تیس ماہواری حصوں میں شائع کیا جائیگا۔ جس کی تقطیع ۳۰×۲۶ ہے اور فی صفحہ تین کالم ہیں بہترین کاتب نے اس کتاب کو لکھا ہے اور نہایت اعلیٰ کاغذ استعمال کیا گیا ہے باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت صرف ایک روپیہ چار آنہ (عہ) علاوہ محصولڈاک ہے۔ پہلا حصہ تیار ہے فوراً طلب فرمائیں۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا۔ المشتہر

خواجہ محمود طوری بی اے مینیجر جامع اللغات گوبند رام سٹریٹ چیمبرلین روڈ پوسٹ بکس ۲۳ لاہور

لڑکی سے لڑکا

ایام حمل میں ۹ ہفتے تک جبکہ جنین کچی حالت میں ہوتا ہے۔ ایم آر سی ڈھلن صاحب ایم۔ اے۔ آر۔ سی آئی وغیرہ لنڈن کی تیار کردہ مجرب و آزمودہ تین گولیاں کھلائیں جراثیم نرینہ غالب اور مادینہ مغلوب ہوکر بفضل خدا لڑکا پیدا ہوگا ضرورت مند فائدہ اٹھائیں۔ قیمت برائے تمام ۵ روپیہ۔ احمدی دوستوں کو مزید رعایت ہوگی۔ قیمتی تصادیق موجود ہیں

المشتہر۔ ایم نواب الدین مینیجر محبوب اولاد نرینہ میاں محلہ۔ بٹالہ ضلع گورداسپور

تریاق الامراض

مقوی اعضاء رئیسہ ہے ہر قسم کے دردوں کو مثل ذات الجنب وجع المفاصل وجع الورک نقرس اور ہر ایک چوٹ کی تکلیف کو بہت جلد دور کرتا اور ٹوٹی یا کٹی ہوئی ہڈی کو صرف تین دن میں جوڑ دیتا ہے علاوہ ازیں یہ دوا زخموں میں پیپ پیدا ہونے یا سڑنے سے روکتی اور زخم کو بہت جلد خشک کر دیتی ہے خواہ زخم کھلا ہو۔ یا پھیپھڑہ جگر اور امعاء کے اندرونی زخم ہوں۔ دماغی اور مردانہ قوتوں [illegible] منگوا کر تجربہ کریں۔ قیمت تین ماشہ کی ڈبیہ عہ محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ۔ حکیم عبد الصمد دہلوی محلہ دار الفضل قادیان

ہر جگہ چلنے والی فائدہ مند تجارت

ہمارے ولایتی۔ امریکن۔ جاپانی۔ انڈین کٹ پیس پارچہ کی تجارت قلیل سرمایہ سے ہر جگہ چلنے والی ہے۔ بیوپاریوں کی سہولت کیلئے چھوٹی چھوٹی گانٹھیں تین سو دو سو اور یکصد روپیہ کی بھیجی جاتی ہیں۔ جن میں زنانہ مردانہ ضرورت کا ہر قسم کا پارچہ ہوتا ہے۔ موسم بہار اور موسم گرما کا تازہ مال آگیا ہے۔ ذاتی ضرورت کیلئے پچاس روپیہ کا بنڈل منگوائیے۔ چہارم رقم ہمراہ آرڈر آنی چاہیئے۔ امریکن کمرشل کمپنی (رجسٹرڈ) بمبئی ۱۱

آنکھوں

کی تمام بیماریوں خصوصاً ککروں کیلئے ہمارا

سرمہ نورانی

تیر بہدف ثابت ہوچکا ہے۔ سینکڑوں اسناد موجود ہیں۔ آپ بھی فائدہ حاصل کریں۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ آٹھ آنہ

دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان

حب اٹھرا

(گود بھری) حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

مولانا حکیم نور الدین رضی اللہ عنہ صاحب شاہی طبیب کا نسخہ سالہا مجرب نسخہ حب اٹھرا گورنمنٹ آف انڈیا سے نظام جان اینڈ سنز کیلئے رجسٹرڈ ہو چکا ہے۔ جو دوسری جگہ سے نہیں مل سکتا۔ اگر آپ کو اولاد کی خواہش ہے تو یہی حب اٹھرا رجسٹرڈ گھر میں استعمال کرا دیں اگر آپ نے بے اولادی کا اندھیرا دور کرنا ہے تو حب اٹھرا رجسٹرڈ ضرور استعمال کرا دیں۔ اگر آپ کو بفضل خدا۔ ذہین خوبصورت باعمر۔ تندرست بچوں کی ضرورت ہے تو حب اٹھرا رجسٹرڈ ہی استعمال کرا دیں۔ حب اٹھرا مرض اٹھرا کا تریاق ہے۔ اٹھرا کی شناخت حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہوکر مر جاتے ہیں اٹھارہ سال تک نہیں پہنچتے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ رحم میں بچہ کو طاقتور بناتی۔ حمل کو گرنے سے روکتی ہے۔ اور پیدائش میں بھی آسانی ہوتی ہے۔ بچہ اور والدہ کے لئے تریاق ہے۔ فوراً حب اٹھرا رجسٹرڈ منگوا کر استعمال کرا دیں۔ در قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک ۱۱ تولہ منگوانے پر صرف للعہ روپیہ علاوہ محصول۔ نصف منگوانے پر صرف محصول معاف

المشتہر

نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

بعض پرائیویٹ قطعات آراضی قابل فروخت

اس وقت قادیان کی نئی آبادی کے تمام محلوں میں بعض اچھے اچھے موقع کے قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ مثلاً محلہ دار العلوم میں نصرت گرلز سکول اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے درمیان جو اس وقت رعایتی شرح سے نہایت ارزاں نرخ پر فروخت ہو رہے ہیں۔ یعنی بڑی سڑک پر بجائے عمہ کے معہ [illegible] فی مرلہ اور اندرون محلہ بجائے معہ [illegible] کے معہ فی مرلہ۔ محلہ دار الفضل میں ریلوے روڈ پر منڈی کے قریب مسجد کے قریب تعلیم الاسلام ہائی سکول کے قریب جن میں سے بعض قطعات کے چاروں طرف راستے ہیں۔ اور آبادی کے وسط میں واقع ہیں۔ تفصیلات اور ان کی قیمتیں بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت دریافت کی جا سکتی ہیں۔

المشتہر

محمد احمد مولوی فاضل ابن مولوی محمد اسمٰعیل صاحب

قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

مسلم یونیورسٹی کو نواب صاحب مانگرول نے سائنس کی تعلیم کے وظائف کی مد میں دو ہزار روپیہ کی رقم عنایت فرمائی ہے۔

مہاراجہ دربھنگہ کی سرکردگی میں مندر پرویش بل کے مخالفین کا ایک وفد ۲۷ فروری کو وائسرائے ہند کی خدمت میں پیش ہوا۔ وفد نے ایک یادداشت پیش کی۔ جس میں سناتن دھرمیوں کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے کہا گیا۔ کہ اچھوت بذات خود داخلہ کے خواہشمند نہیں بلکہ سیاسی لیڈر انہیں مجبور کر رہے ہیں۔ اگر وائسرائے نے بل منظور کر دیئے تو یہ مذہب میں مداخلت ہوگی کیونکہ ذات پات کا سسٹم پیدائشی ہے۔ وائسرائے نے کہا کہ اسمبلی میں اس قسم کے بل کی اجازت دیتے وقت میں نے واضح کر دیا تھا کہ انہیں پہلے اچھی طرح مشتہر کر دیا جائیگا۔ سناتنیوں کے لئے اب متوقع ہے کہ [illegible] کانگرس اور [illegible] اختلاف کرنے [illegible] ں کو قوانین کی امداد سے حل نہیں کرنا چاہیئے۔

اسمبلی میں ۲۷ فروری کو ہوم ممبر نے اس امر کی تصدیق کی کہ حکومت کانگرس کا اجلاس کلکتہ میں منعقد نہیں ہونے دیگی۔

لبرٹی کلکتہ رقمطراز ہے کہ وزیر اعظم کے فرقہ وارانہ تصفیہ کے اعلان میں بنگال کی ہندوستانی تجارتی جماعت کے لئے جو ایک نشست مخصوص کی گئی ہے وہ "مسلم ایوان تجار" کو دی جائے گی۔

چیف کمشنر دہلی نے بلدیہ دہلی میں عورتوں کے حق رائے دہی کو منظور کر لیا ہے۔ اور آراء شماری اور انتخاب میں امیدواری کے لحاظ سے عورتوں کو مردوں کے ہم پلہ قرار دیدیا ہے۔

ریاست کپورتھلہ کے قریباً پچاس ہزار زمیندار ۲۷ فروری کو ایک جلوس کی شکل میں مہاراجہ صاحب کے محلات کی طرف گئے۔ تاکہ ان سے قانون انتقال اراضی کے نفاذ کی درخواست کی جائے۔ ایک میموریل بھی پیش کیا گیا جس میں بل کے جلد نافذ کئے جانے کی التجا تھی۔ ہز ہائی نس وفد کی گذارشات سننے کے بعد موٹر میں بیٹھ کر مجمع کی طرف گئے اور اعلان کیا کہ میں نے وزیر اعظم کو ہدایت دیدی ہے کہ وہ اس معاملہ پر نہایت احتیاط سے غور کریں۔ اور قانون انتقال اراضی کا نفاذ جس قدر جلد ممکن ہو کر دیں۔ اس پر زمیندار شکریہ ادا کرتے ہوئے منتشر ہو گئے۔

لیگ آف نیشنز نے امریکن گورنمنٹ سے دریافت کیا تھا۔ کہ چین اور جاپان کی جنگ کے متعلق اس کی کیا پوزیشن ہے۔ اس کے جواب میں امریکن گورنمنٹ نے مشورہ کے بعد اعلان کیا ہے کہ ہم لیگ کے ساتھ ہیں۔ اس کا فیصلہ جاپان اور چین دونوں کو تسلیم کرنا چاہیئے۔

ہری پور جیل (ہزارہ) میں ۲۸ فروری کو چند قیدیوں نے چکی کے پتھروں سے کوٹھڑیوں کے دروازے توڑ کر بارکوں سے باہر نکلنے کی کوشش کی۔ ان کے سرغنہ کو اس سے روکا گیا۔ مگر جب اس نے انکار کر دیا تو سپرنٹنڈنٹ جیل کے حکم سے اس کی ٹانگوں پر گولی چلائی گئی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شرارت دب گئی۔

مقدمہ سازش میرٹھ کے اسیروں کی اپیل ہائیکورٹ تک لے جانے کے لئے مسٹر ایم این جوشی لیبر لیڈر کی زیر صدارت بمبئی میں ایک امدادی کمیٹی بنائی گئی ہے۔ کمیٹی نے ۱۶ ہزار روپے کے لئے اپیل کی ہے۔ اس کا خیال ہے کہ سزائیں منسوخ نہ ہوئیں تو کم ضرور ہو جائیں گی۔

چین و جاپان کی جنگ کے سلسلہ میں آمدہ اطلاعات سے ظاہر ہے کہ جاپانی فوجیں پورے استقلال سے جیہول کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ اور جاپانی ہوائی جہازوں نے بم باری کے ذریعہ کلیو اور چیانگ کو تباہ کر دیا ہے۔ ایک ہفتہ کی لڑائی میں چین کے پانچ سو جوان ہلاک اور مجروح ہوئے ہیں۔

مقدمہ سازش دہلی پر جنوری ۱۹۳۳ء تک چھ لاکھ ۵۲ ہزار روپیہ خرچ ہو چکا تھا۔ اب اسمبلی میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ انفرادی طور پر جو مقدمات چلائے جائیں گے۔ ان پر ۶ ہزار آٹھ سو روپیہ مزید خرچ ہوگا۔

زار روس کے چچا نادبھائی ڈیوک ایگزنڈر کا ۲۷ فروری کو ۶۷ سال کی عمر میں انتقال ہو گیا۔ روسی فوج میں یہ امیر البحر کے عہدے پر متمکن تھا۔

دہلی سے ۲۸ فروری کو سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ الور سے تمام برطانی افواج واپس بلائی گئی ہیں۔ صرف دو پلٹنیں باقی ہیں۔

انگلستان کی لیبر پارٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ جب تک کانگرس کا تعاون حاصل نہ کیا جائے۔ وہ جوائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کا بائیکاٹ کریگی۔

لاہور کے بعض ہندو مسلم اخبارات کو انڈسٹریل بنک انبالہ کی ایک لاٹری کا اشتہار شائع کرنے کے جرم میں ۲۸ فروری کو ایک سو بیس روپیہ سے ۲۵ روپیہ تک مختلف رقوم جرمانہ کی گئیں۔

لالہ ہرکشن لال جو پنجاب کے ایک مشہور تاجر اور حکومت پنجاب کے وزیر بھی رہ چکے ہیں۔ ان کے فرزند مسٹر کنہیا لال گابا نے یکم مارچ کو لاہور میں اسلام قبول کیا۔ اس تقریب پر چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال۔ مولانا عبد اللہ یوسف علی اور بعض دیگر عمائدین موجود تھے۔

وزیر ہند نے ۲۸ فروری کو برمنگھم میں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم نے ہندوستانی مسائل کے حل میں گذشتہ مہینوں میں برطانی دانش کو پوری طرح صرف کیا ہے۔ لیکن جب جدید تجاویز کا اعلان ہو۔ تو اس پر غور کرتے وقت ہماری مشکلات کو ضرور مدنظر رکھنا چاہیئے۔

جرمن پارلیمنٹ کی عمارت کو ۲۸ فروری کسی نے آگ لگا دی۔ باوجود بچانے کی انتہائی کوشش کے عمارت جل کر راکھ کا ڈھیر ہو گئی۔ ایک اشتراکی کو اس الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے جرم کا اقراری ہے لیکن کسی کا ایجنٹ ہونے سے انکار کرتا ہے پولیس نے تمام اشتراکی اور سوشلسٹ اخبارات اور رسالے وغیرہ جو برلن میں شائع ہوتے ہیں۔ ضبط کر لئے اور آئندہ ان کی اشاعت ممنوع قرار دیدی ہے

مسٹر جمنا داس دوارکا داس کانگرس کے ایک مشہور ورکر کو سول نافرمانی کے سلسلہ میں حکومت بمبئی نے سزائے قید دی تھی۔ اب ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ انہوں نے کانگرس کی تحریک سے علیحدہ رہنے کے وعدہ پر رہائی حاصل کر لی ہے۔ اور اخبارات کو یہ بیان دیا ہے کہ اس تحریک کے متعلق میرے خیالات میں تبدیلی ہو گئی ہے اور یہ تحریک موجودہ صورت میں جاری نہیں رہنی چاہیئے۔

فسادات پونڈری میں سشن جج کرنال نے ۳ مسلمانوں کو قتل اور ۱۲ کو شدید ضربات پہنچانے کے الزام میں سات ہندوؤں کو حبس دوام۔ چھ کو سات سات سال قید۔ ایک کو پانچ سال ایک کو ۳ سال اور ایک کو دو سال قید کی سزائیں دی تھیں اس فیصلہ کے خلاف ہائیکورٹ میں ملزموں نے اپیل کی۔ یکم مارچ کو اس کا فیصلہ سنا دیا گیا ہے۔ بنچ نے ایک عمر قید اور ایک سات سال قید کی سزا کے ملزموں کو رہا کر کے باقی سب کی سزائیں بحال رکھیں۔

کرنل سدرلینڈ چیف آف دی ملٹری سٹاف ریاست کشمیر ۲۸ فروری کو لندن میں وفات پا گئے۔ دسمبر میں چار ماہ کی رخصت پر آپ ولایت گئے تھے۔ ریاست کی طرف سے مسز سدرلینڈ سے اظہار ہمدردی کیا گیا ہے۔ اور حکومت کشمیر نے ان کی خدمات کو سراہا ہے۔

لندن سے ۲۸ فروری کی خبر ہے کہ اس ہفتہ مینہ اور آندھی کا زبردست طوفان آیا۔ دریاؤں میں سیلاب آ گئے جو تباہی مچا رہے ہیں۔ سڑکیں اور کئی دیہات زیر آب ہیں۔